# سورة الجاثية

(سورة الجاثية - سورہ نمبر ٤٥ - تعداد آیات ٣٧)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی سبع ایاتہا وثلث رکوعاتہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝
وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی سبع ایاتہا وثلث رکوعاتہا

## شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (۱) اس کتاب کا اُتارا جانا خدائے غالب (اور) دانا (کی طرف) سے ہے (۲) بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں (۳) اور تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو وہ پھیلاتا ہے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آتے جانے میں اور وہ جو خدا نے آسمان سے (ذریعہ) رزق نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا اُس میں اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں (۵) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ تو یہ خدا اور اُس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (۶) ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے (۷) (کہ) خدا کی آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اُن کو سُن تو لیتا ہے (مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا اُن کو سنا ہی نہیں ہے۔ سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو (۸) اور جب ہماری کچھ آیتیں اُسے معلوم ہوتی ہیں تو اُن کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے (۹) ان کے سامنے دوزخ ہے۔ اور جو کام وہ کرتے رہے کچھ بھی اُن کے کام نہ آئیں گے۔ اور نہ وہی (کام آئیں گے) جن کو اُنہوں نے خدا کے سوا معبود بنا رکھا تھا۔ اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ ہدایت (کی کتاب) ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اُن کو سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا (۱۱)

## تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۱) تا (۱۱)

یہ سورت مکی ہے اس میں سینتیس آیات اور چھ سو چوالیس کلمات اور دو ہزار چھ سو حروف ہیں۔

(۱۔۲) یعنی جو کچھ ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ لفظ ایک قسم ہے جو کہ تاکیداً کھائی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے جو کہ کافر کو سزا دینے میں غالب اور حکمت والا ہے کہ اس نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(۳) چاند سورج ستارے اور بادل جو آسمانوں میں ہیں اور درخت و پہاڑ اور سمندر جو زمین میں ہیں ان تمام چیزوں میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اپنے ایمان میں سچے ہیں بڑے دلائل ہیں۔

(۴) اور اسی طرح خود تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرنے میں تمہارے لیے دلائل ہیں اور تمام جاندار چیزوں کے پیدا کرنے میں بھی تصدیق کرنے والوں کے لیے نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں۔

(۵) اور اسی طرح رات اور دن کی تبدیلی میں اور ان کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور ان کی زیادتی و کمی میں تمہارے لیے عبرت اور نشانی ہے اور اسی طرح بارش میں بھی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے زمین کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد اسے تر و تازہ کیا تمہارے لیے عبرت و دلائل ہیں اور اسی طرح ہواؤں کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے اور رحمت و عذاب کی صورت میں تبدیل کرنے میں دلائل اور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو کہ ان کا اللہ کی جانب سے ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

(۶) یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو بذریعہ جبریل امین حق و باطل کے بیان کرنے کے لیے آپ پر نازل کی ہیں۔ تو پھر کلام خداوندی اور اس کی کتاب کے بعد یا یہ کہ اس کے عجائبات کے بعد اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے اگر اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔

(۷) تو بڑی خرابی ہوگی یا یہ کہ دوزخ میں خون اور پیپ کی وادی ہوگی ہر ایسے شخص کے لیے جو کہ جھوٹا اور نافرمان ہو یعنی نضر بن حارث۔

(۸) اس کے باوجود کہ وہ آیات قرآنیہ کو سنتا ہے جو اس کے سامنے اوامر و نواہی کے بیان کے لیے پڑھی جاتی ہیں پھر بھی وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر کرتا ہوا اپنے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے گویا کہ اس نے ان کو سنا ہی نہیں اے نبی کریم آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے چنانچہ یہ بدر کے دن مارا گیا۔

(۹) اور یہ جب قرآن کریم کو سنتا ہے تو اس کی کا مذاق اڑاتا ہے اس نضر کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔

(۱۰) مرنے کے بعد ان کے آگے جہنم ہے عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کا جمع کردہ مال اور ان کی برائیاں کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ وہ جھوٹے معبود باطل جن کی انھوں نے پوجا پاٹ کی ہے اور اسکے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱) کیوں کہ قرآن کریم گمراہی سے ہدایت ہے اور نضر اور اس کے ساتھیوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی جو تکذیب کی ہے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اُس کے حکم سے اُس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اُس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تا کہ شکر کرو (۱۲) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں (۱۳) مومنو سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے کے لئے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تا کہ وہ اُن لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دے (۱۴) جو کوئی عمل نیک کرے گا تو اپنے لئے اور جو برے کام کرے گا تو اُن کا ضرر اُسی کو ہوگا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۱۵) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہل عالم پر فضیلت دی۔ (۱۶) اور اُن کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں۔ تو اُنہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔ بے شک تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن میں اُن باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا (۱۷) پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا تو اُسی (رستے) پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا (۱۸) کہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور خدا پرہیزگاروں کا دوست ہے (۱۹) یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں۔ اور جو یقین رکھتے ہیں اُن کے لیے ہدایت اور رحمت ہے (۲۰) جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے (اور) اُن کی زندگی اور موت یکساں ہوگی۔ یہ جو دعوے کرتے ہیں بُرے ہیں (۲۱)

## تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۱۲) تا (۲۱)

(۱۲) اللہ ہی نے تمہارے لیے دریا کو مسخر بنایا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلتی ہیں اور تا کہ تم اس کی روزی

تلاش کرو اور تا کہ تم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو۔

(۱۳) اور تمھارے نفع کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے چاند سورج بادل درخت جانور، پہاڑ اور سمندروں کو مسخر کیا ان مذکورہ چیزوں میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور وفکر کرتے ہیں دلائل قدرت اور عبرتیں ہیں۔

(۱۴) آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ مکہ والوں سے جو کہ عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتے درگزر کریں تا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دے اور یہ درگزر کرنے کا حکم ہجرت سے پہلے کا تھا پھر سب کو قتال کا حکم دے دیا گیا۔

(۱۵) جو شخص خلوص ایمانی کے ساتھ نیک کام کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی پھر مرنے کے بعد تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(۱۶) اور ہم نے بنی اسرائیل کو علم وفہم عطا کیا تھا اور ان میں انبیاء کرام علیہم السلام اور کتابیں بھی بھیجی تھیں اور من وسلوی یا یہ کہ غنیمتیں ان کو عطا کی تھیں اور ان کے زمانہ کے علماء پر ان کو کتاب ورسول کے ذریعے فضیلت دی تھی۔

(۱۷) اور ہم نے دین کے بارے میں انھیں واضح دلیلیں دیں مگر انھوں نے اپنی کتاب کے ذریعے علم آجانے کے بعد رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور دین اسلام میں اختلاف کیا اور آپس کے حسد کی وجہ سے ان کا انکار کیا۔

اے نبی اکرم ﷺ آپ کا پروردگار یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں جن میں یہ دنیا میں باہم مختلف تھے فیصلہ کر دے گا۔

(۱۸) پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم اور اطاعت کے خاص طریقہ پر منتخب کر لیا آپ اسی پر قائم رہیے اور اسی کے مطابق عمل کرتے رہیے یا یہ کہ اسلام کے ساتھ ہم نے آپ کو اعزاز عطا کیا اور اس چیز کا حکم دیا کہ اللہ کی مخلوق کو اسی کی طرف بلائیں اور ان مشرکین اور یہود ونصاریٰ کے طریقہ پر نہ چلیے جو توحید الٰہی کو نہیں جانتے۔

(۱۹) کیوں کہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی عذاب الٰہی کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہیں آئے گی اور کافر تو ایک دوسرے کے طریقہ پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ تو کفر وشرک اور برائیوں سے بچنے والوں کا دوست ہے۔

(۲۰) یہ قرآن حکیم دانش مندیوں کا سبب اور گمراہی سے ہدایت پر آنے کا ذریعہ ہے اور ان لوگوں کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کی تصدیق کرتے ہیں عذاب کے مقابلہ میں بڑی رحمت ہے۔

(۲۱) کیا یہ لوگ جنھوں نے بڑے بڑے شرکیہ کام کیے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم آخرت میں ثواب اور درجات

کے اعتبار سے انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جو کہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے جیسا کہ حضرت علی ؓ اور ان کے دونوں ساتھی۔ بدر کے دن جب کفار میں سے عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ میدان جنگ میں نکلے اور ان کے مقابلہ کے لیے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ تشریف لائے تو کفار نے کہا کہ محمد ﷺ جو آخرت کے بارے میں ثواب کا ذکر فرماتے ہیں اگر وہ بات صحیح ہے تو ہمیں ان مسلمانوں پر آخرت میں بھی فوقیت ہوگی جیسا کہ اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی ہے کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔

ایسا ممکن نہیں کہ دونوں گروہ برابر ہو جائیں کیوں کہ مسلمانوں کی موت وحیات ایمان پر ہے اور کفار کا مرنا جینا دونوں چیزیں کفر پر ہیں۔

یا یہ کہ مسلمانوں کی موت وحیات اور ایمان اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر برابر سرابر ہے اور کافر کا مرنا جینا کفر ومعصیت اور اللہ تعالیٰ کے غصے اور اس کی ناراضگی پر برابر سرابر ہے یہ لوگ اپنے لیے برا فیصلہ کرتے ہیں۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۲۲) بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) خدا نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا۔ اُن کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب خدا کے سوا اُس کو کون راہ پر لا سکتا ہے بھلا تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے ؟ (۲۳) اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔ اور اُن کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف ظن سے کام لیتے ہیں (۲۴) اور جب اُن کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کی یہی حجت ہوتی ہے کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ (۲۵) کہہ دو کہ خدا ہی تم کو جان بخشتا ہے پھر (وہی) تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو قیامت کے روز جس (کے آنے) میں کچھ شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (۲۶)

## تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۲۲) تا (۲۶)

(۲۲) اور اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو اظہار حق کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ ہر ایک نیک وبد کو اس کی نیکی اور برائی کا بدلہ دیا جائے اور کسی کی نیکی میں اور گناہوں میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۲۳) اے نبی کریم ﷺ آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی ہے جس نے اپنا معبود اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے کہ ان بتوں سے جس کو اس کا نفس چاہتا ہے پوجنا شروع کر دیتا ہے اور وہ شخص نضر بن حارث یا ابوجہل یا حارث بن قیس ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا گمراہوں میں سے ہونا معلوم ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان سے گمراہ کر دیا ہے۔

اور اس کے کان پر اور دل پر مہر لگا دی ہے تا کہ وہ حق بات کو نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تا کہ وہ حق بات کو دیکھ نہ سکے سو اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے کے بعد ایسے شخص کو کون دین کا رستہ بتا سکتا ہے پھر بھی تم قرآن کریم سے نصیحت نہیں حاصل کرتے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔

### شان نزول: اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ ( الخ )

ابن منذرؒ اور ابن جریرؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ قریش ایک زمانہ تک ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جب اس سے اچھا پتھر مل جاتا تو اس پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنا شروع کر دیتے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲۴) اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے اور کوئی زندگی نہیں ہے یہیں آباء مرتے ہیں اور یہیں اولاد پیدا ہوتی ہے اور ہمیں صرف رات و دن اور مہینوں اور گھنٹوں کی گردش سے موت آجاتی ہے اور ان کی اس بکواس کی ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں محض گمان سے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔

### شان نزول: وَقَالُوْا مَا هِيَ ( الخ )

ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ جاہل کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو رات و دن کی آمد و رفت سے موت آجاتی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے اور کوئی زندگی نہیں الخ۔

(۲۵) اور جس وقت ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہماری اوامر و نواہی کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا اس پر سوائے اس کے اور کوئی عذر اور جواب نہیں ہوتا کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ ہم خود آپ کی بابت کے بارے میں ان سے پوچھ لیں کہ یہ صحیح ہے یا غلط اگر آپ اپنے اس بعث بعد الموت کے دعوی میں سچے ہیں۔

(۲۶) آپ اس ابوجہل وغیرہ سے فرما دیجیے کہ اللہ ہی تمہیں قبروں سے زندہ کرے گا اور وہ ہی تمہیں موت دیتا ہے پھر قیامت کے دن جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں تم سب کو جمع کرے گا مگر مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ؕ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اُس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے (۲۷) اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا۔ (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اُس کا بدلہ دیا جائے گا (۲۸) یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کردے گی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ (۲۹) تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن کا پروردگار انہیں رحمت (کے باغ) میں داخل کرے گا۔ یہی صریح کامیابی ہے (۳۰) اور جنہوں نے کفر کیا (اُن سے کہا جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے (۳۱) اور جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا (۳۲) اور اُن کے اعمال کی برائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ اُن کو آگھیرے گا (۳۳) اور کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں (۳۴) یہ اسلئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو ہنسی بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی (۳۵) بس خدا ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک اور تمام جہان کا پروردگار ہے (۳۶) اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کے لئے بڑائی ہے اور وہ غالب (اور) دانا ہے (۳۷)

## تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۲۷) تا (۳۷)

(۲۷) اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش اور نباتات ہیں اور قیامت کے دن مشرکین دنیا و آخرت کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے نقصان میں رہیں گے۔

(۲۸، ۲۹) آپ ہر ایک فرقہ والے کو ایک ہی جگہ دیکھیں گے پھر ایک فرقہ کو اس کے نامہ اعمال کے پڑھنے کی طرف بلایا جائے گا چنانچہ ان میں سے بعض کو ان کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور بعض کو ان کے بائیں ہاتھ میں۔

(۲۹) اور کہا جائے گا کہ آج تمھارے دنیا کے اعمال واقوال کا بدلہ دیا جائے گا اور یہ ہمارا لکھوایا ہوا دفتر ہے جو تمھارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے ہم تمھارے تمام اعمال واقوال کو لکھواتے جاتے تھے۔

(۳۰) سو جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تھے ہم انھیں اپنی جنت میں داخل کریں گے۔ یہ کامل کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے یہ ان لوگوں کی جماعت ہوگی جن کو ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۳۱) اور کافروں سے کہا جائے گا کیا تمھیں دنیا میں اوامر نواہی کے بارے میں میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں مگر تم نے ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا تھا اور تم مشرک تھے۔

(۳۲) اور جس وقت دنیا میں تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا بعث بعد الموت کے بارے میں وعدہ سچا ہے اور قیامت کے قیام میں کوئی شک نہیں وہ ضرور قائم ہوگی۔ مگر تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیام قیامت کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہمیں ہوتا ہے باقی ہمیں اس کا یقین نہیں اور ان پر ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

(۳۳۔۳۴) اور انبیاء اکرم اور کتب خداوندی کے ساتھ مذاق کی سزا ان کو آگھیرے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ آج کے دن ہم تمھیں دوزخ میں ڈالتے ہیں جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمھارا ٹھکانہ دوزخ ہے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی تمھارا مددگار نہیں۔

(۳۵) اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی ہنسی اڑائی تھی اور تمھیں اطاعت خداوندی سے دنیوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ دنیا میں ہی واپس کیے جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۳۶۔۳۷) سو ہر قسم کے شکر و احسانات اسی ذات کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ہر اس جاندار کا رب ہے جو روئے زمین پر چلتے ہیں۔

اور اسی کے لیے بڑائی اور بادشاہت ہے آسمان اور زمین والوں پر اور وہ اپنی بادشاہت وسلطنت میں غالب اور اپنے حکم وفیصلہ میں حکمت والا ہے۔

❁ ❁ ❁

# تفسیر سورۃ الجاثیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

حٰمٓ ○ اتارنا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے ○ بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

البتہ نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے ○ اور تمہاری پیدائش میں اور (ان میں) جو وہ پھیلاتا ہے جانداروں سے نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے

يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

جو یقین رکھتے ہیں ○ اور بدل بدل کر آنے جانے میں رات اور دن کے اور (اس میں) جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ
رزق (پانی) پس زندہ کیا اس کے ذریعے سے زمین کو بعد اس کے مردہ ہو جانے کے اور پھیرنے میں ہواؤں کے نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے
يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ
جو عقل رکھتے ہیں ○ یہ آیتیں ہیں اللہ کی تلاوت کرتے ہیں ہم ان کی آپ پر ساتھ حق کے پس کس بات پر
بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ
اللہ (کی بات) اور اس کی آیات کے بعد وہ ایمان لائیں گے ○ ہلاکت ہے واسطے ہر سخت جھوٹے گناہگار کے ○ سنتا ہے وہ آیتیں اللہ کی
تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
جو تلاوت کی جاتی ہیں اس پر پھر وہ اڑا رہتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں اس نے انہیں پس خوش خبری سنا دیجئے اسے ساتھ عذاب دردناک کے ○
وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
اور جب جانا اس نے ہماری آیتوں سے کچھ تو بنا لیا اس نے اس کو مذاق یہی لوگ ہیں ان کے لیے ہے عذاب رسوا کن ○
مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
ان کے آگے جہنم ہے اور نہیں کام آئے گا ان کے (وہ) جو کمایا انہوں نے کچھ بھی اور نہ (وہ) جن کو بنایا انہوں نے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ
سوائے اللہ کے کارساز اور ان کے لیے عذاب ہے بہت بڑا ○ یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور وہ لوگ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ ع
جنہوں نے کفر کیا ساتھ آیتوں کے اپنے رب کی ان کے لیے عذاب ہے عذاب نہایت دردناک ○

اللہ تبارک وتعالیٰ یک ایسی خبر دیتا ہے جو قرآن کی تعظیم اور اس کے اہتمام کو متضمن ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتا ہے کہ یہ کتاب ﴿ تَنْزِيْلُ ﴾ "نازل کی گئی ہے۔" ﴿ مِنَ اللّٰهِ ﴾ "اللہ کی طرف سے۔" جو معبود ہے کیونکہ وہ صفات کمال سے متصف ہے صرف وہی ہے جو نعمتیں عطا کرتا ہے جو علیہ کامل اور حکمت تامہ کا مالک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیات انفسیہ وآفاقیہ کا ذکر کر کے اس کی تائید فرمائی۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا ذکر فرمایا، نیز زمین کے اندر جو چوپائے پھیلائے، آسمان اور زمین میں جو منفعتیں ودیعت کیں، آسمان سے جو پانی نازل کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ زمین اور اپنے بندوں کو زندگی بخشتا ہے، تائید کے لئے ان کا ذکر فرمایا۔ یہ سب اس قرآن عظیم کی صداقت اور اس حکمتوں اور احکام کی صحت کی کھلی نشانیاں اور ان پر واضح دلائل ہیں، نیز یہ اس پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کمال کا مالک ہے، نیز یہ قیامت اور حشر ونشر پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی آیات سے، انتفاع اور عدم انتفاع کی نسبت سے لوگوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا ہے

پہلی قسم کے لوگ وہ ہیں جو ان آیات پر غور و فکر کرتے ہیں اور ان سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر کامل ایمان رکھتے ہیں جس نے ان کو درجہ یقین پر پہنچا دیا ہے۔ اس ایمان نے ان کی عقلوں کو پاک کر دیا ہے اور یوں ان کے معارف، ان کی خرد اور ان کے ایمان میں اضافہ ہوا۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سنتے ہیں جس سے ان پر حجت قائم ہو جاتی ہے، پھر وہ تکبر اور تکبار کرتے ہیں اور ان آیات سے منہ پھیر لیتے ہیں، گویا کہ انہوں نے ان آیات کو سنا ہی نہیں کیونکہ ان آیات نے ان کے قلب کا تزکیہ کیا ہے نہ ان کو پاک کیا ہے بلکہ ان آیات کے بارے میں ان کے تکبر کے باعث ان کی سرکشی میں اضافہ ہوا ہے۔ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں کچھ علم ہوتا ہے تو ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاکت کی وعید سناتے ہوئے فرمایا ﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴾ ''ہر جھوٹے، گناہ گار کے لیے ہلاکت ہے۔'' یعنی وہ جو اپنے قول میں سخت جھوٹا اور اپنے فعل میں سخت گناہ گار ہے۔

نیز آگاہ فرمایا کہ ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور یہ کہ ﴿ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ﴾ ''ان کے پیچھے جہنم ہے۔'' جو ان کو سخت عذاب دینے کے لئے کافی ہے ﴿ وَلَا ﴾ اور بے شک وہ ﴿ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا ﴾ مال جو وہ کماتے ہیں ان کے کسی کام نہ آئے گا۔ ﴿ وَلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ﴾ اور نہ وہ کام آئیں گے، اللہ کے سوا جن کو انہوں نے کارساز بنا رکھا تھا جن سے یہ لوگ مدد طلب کرتے تھے۔ پس یہ کارساز ان کو چھوڑ دیں گے، اگر وہ کوئی نفع پہنچ سکتے ہوتے تو وہ خود سب سے زیادہ اس کے محتاج تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنی قرآنی اور کونی آیات بیان کر دیں اور یہ بھی بیان کر دیا کہ لوگوں کی اس بارے میں دو قسمیں ہیں تو اس کے بعد خبر دی کہ یہ قرآن جو ان مطالب عالیہ پر مشتمل ہے، وہی ہدایت ہے، فرمایا ﴿ هٰذَا هُدًى ﴾ ''یہ (قرآن) ہدایت ہے۔'' اور یہ سارے قرآن کا عمومی وصف ہے کہ وہ اپنی صفات مقدسہ اور افعال حمیدہ کے ساتھ اللہ کی معرفت کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کے رسولوں، اس کے اولیاء اور اعداء اور ان کے اوصاف کی معرفت کی رہنمائی کرتا ہے اور یہ قرآن نیک اعمال کی معرفت عطا کرتا ہے اور ان کی طرف دعوت دیتا ہے، برے اعمال کو بیان کرتا ہے اور ان سے روکتا ہے۔ قرآن، اعمال کی جزا و سزا کو بیان کرتا ہے، جزائے دنیوی اور جزائے اخروی کو واضح کرتا ہے۔ پس ہدایت کے متلاشی لوگوں نے قرآن کے ذریعے سے ہدایت پائی اور یوں وہ فلاح اور سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ ﴾ ''اور جو اپنے رب کی آیات کے منکر ہیں۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی واضح اور قطعی آیات کا انکار کرتے ہیں جن کا انکار صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو سخت ظالم ہوں اور ان کی سرکشی کئی گنا ہو تو ﴿ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴾ ''ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہے۔''

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
اللہ وہ ہے جس نے مسخر کر دیا تمہارے لیے سمندر کو تاکہ چلیں کشتیاں اس میں اس کے حکم سے اور تاکہ تلاش کرو تم
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
اس کا فضل اور تاکہ تم شکر کرو ○ اور مسخر کر دیا اس نے تمہارے لیے جو آسمانوں اور جو
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
زمین میں ہے سب اپنی طرف سے بلاشبہ اس میں البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں ○

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنے فضل و احسان کے بارے میں آگاہ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے حکم سے آسمانی بیڑا کر کے جہازوں اور کشتیوں کو چلانے کے لئے سمندر کو مسخر کیا۔ ﴿لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ﴾ تاکہ تم مختلف قسم کی تجارتوں اور مکاسب کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کر سکو۔ ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ "اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔" اور جب تم اس کا شکر ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اور زیادہ نعمتیں عطا کرے گا اور تمہاری شکر گزاری پر بہت بڑے اجر سے نوازے گا۔ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ﴾ "اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو تمہارے لیے مسخر کر دیا۔" یعنی اپنے فضل و احسان سے۔ یہ آیت کریمہ آسمانوں اور زمین کے تمام اجسام اور ہر اس چیز کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ودیعت کی ہے، مثلاً سورج، چاند، کواکب، ستارے، سیارے، حیوانات کی مختلف انواع، درختوں اور پھلوں کی مختلف صناف، معدنیات کی اقسام اور دیگر چیزیں جن کے اندر بنی آدم کے مصالح اور ان کی ضروریات ہیں۔

یہ چیز اس بات کو واجب ٹھہراتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں پوری کوشش کریں اور اپنے فکر کو اس کی آیات اور حکمتوں میں تدبیر کرنے میں صرف کریں۔ بنابریں فرمایا: ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ "بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔" ان آیات میں سے اس کائنات کی تخلیق، اس کی تدبیر اور اس کی تسخیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے نفوذ اور اس کی قدرت کے کمال پر دلالت کرتی ہے۔ اس کائنات میں پائی جانے والی مضبوطی، مہارت، انوکھی صنعت اور حسن تخلیق اس کی حکمت کاملہ اور اس کے علم کی دلیل ہے۔ اس کائنات کی وسعتیں اور اس کی عظمت، کثرت اللہ کے وسیع اقتدار و سلطنت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کائنات میں تخصیصات اور متضاد اشیاء کا وجود، اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اس کائنات میں موجود دینی اور دنیاوی منافع و مصالح اس کی بے پایاں رحمت، نامحدود فضل و احسان اور اس کے گوناگوں لطف و کرم پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر چیز اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ وہ یکتا ہے اور

وہی ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی اس چیز کا مستحق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے، اس سے محبت کی جائے اور اس کے سامنے تذلل کا اظہار کیا جائے، نیز ہر چیز اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول جو کچھ لے کر آئے ہیں، سب صداقت پر مبنی ہے۔ یہ واضح عقلی دلائل ہیں جو کسی قسم کے شک و ریب کا شائبہ قبول نہیں کرتے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ

کہہ دیجئے ان لوگوں سے جو ایمان لائے درگزر کریں وہ ان لوگوں سے جو نہیں امید رکھتے اللہ کے دنوں کی (جن میں وہ گرفت کرتا ہے) تاکہ بدلہ دے وہ

قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

کچھ لوگوں کو ساتھ اس کے جو تھے وہ کماتے ○ جس نے عمل کیا نیک تو (اس کا فائدہ) اسی کے لیے ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾

اور جس نے کیا برا کام تو اسی پر (اس کا وبال) ہے پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ حسن اخلاق سے کام لیں اور ان مشرکین کی ایذا رسانی پر صبر کریں جو ایام الٰہی کی امید نہیں رکھتے، یعنی جو اللہ تعالیٰ کے ثواب کے امیدوار ہیں نہ گناہ گاروں کے بارے میں سخت الٰہی سے خائف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دیتا ہے، پس اے مومنوں کے گروہ! اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان، تمہارے درگزر اور تمہارے صبر کی جزا کے طور پر تمہیں ثواب جزیل سے بہرہ مند کرے گا۔

اگر کفار و مشرکین اپنی تکذیب پر جمے رہے تو تم پر وہ رسوا کن سخت عذاب نازل نہیں ہوگا جو ان پر نازل ہوگا۔ ہم باریں فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾ "جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو کوئی برا عمل کرتا ہے تو وہی اس کا خمیازہ بھگتے گا، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ

اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت اور رزق دیا ہم نے ان کو

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ

پاکیزہ چیزوں سے اور فضیلت دی ہم نے ان کو اوپر جہانوں کے ○ اور دیں ہم نے ان کو واضح دلیلیں دین کی بات

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

پس نہیں اختلاف کیا انہوں نے مگر بعد اس کے کہ آ گیا ان کے پاس علم محض ضد سے آپس کی بلاشبہ آپ کا رب

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾

فیصلہ کرے گا ان کے درمیان دن قیامت کے ان چیزوں میں کہ تھے وہ ان میں اختلاف کرتے ○

ہم نے بنی اسرائیل کو ایسی ایسی نعمتیں عطا کیں جو دوسروں کو حاصل نہ تھیں۔ ہم نے انہیں ﴿ الْكِتٰبَ ﴾ یعنی تورات و انجیل سے سرفراز کیا اور ﴿ الْحُكْمَ ﴾ ہم نے انہیں لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی قوت اور ﴿ النُّبُوَّةَ ﴾ ''نبوت'' عطا کی۔ نبوت کی وجہ سے وہ دیگر امتوں میں ممتاز ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ بنی اسرائیل کے گھرانے میں نبوت رہی۔

﴿ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ﴾ اور ہم نے انہیں ماکولات، مشروبات اور ملبوسات میں سے پاکیزہ چیزوں سے نوازا اور ان پر من وسلویٰ نازل کیا۔ ﴿ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ان نعمتوں کے ذریعے سے ہم نے انہیں تمام خلائق پر فضیلت دی۔ اس عموم نقطی سے امت محمدیہ خارج ہے کیونکہ امت محمدیہ بہترین امت ہے جو لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ آیت کریمہ کا سیاق دلالت کرتا ہے کہ اس سے امت مسلمہ کے سوا دیگر امموں پر فضیلت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ یہاں ذکر کرتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل پر احسان کیا اور انہیں دیگر قوموں سے ممتاز کیا۔

نیز وہ فضائل جن کی بنا پر بنی اسرائیل کو فوقیت حاصل تھی، مثلاً کتاب کا عطا کیا جانا، حکومت اور نبوت وغیرہ جیسے دیگر اوصاف تو وہ اس امت کو بھی حاصل ہیں اس کے علاوہ اس امت کے بہت سے فضائل ان پر مستزاد ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کی شریعت امت محمدیہ کی شریعت کا ایک جز ہے، یہ کتاب عظیم گزشتہ تمام کتابوں پر نگہبان ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ تمام رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ﴿ وَاٰتَيْنٰهُمْ ﴾ اور ہم نے بنی اسرائیل کو عطا کیے ﴿ بَيِّنٰتٍ ﴾ ''دلائل'' جو حق کو باطل سے واضح کرتے ہیں ﴿ مِّنَ الْاَمْرِ ﴾ یعنی امر قدری سے جو اللہ تعالیٰ نے ان تک پہنچایا ہے۔ یہ آیات وہ معجزات ہیں جن کا انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے مشاہدہ کیا، یہ ان سے تقاضا کرتی ہیں کہ وہ بہترین طریقے سے ان کو قائم رکھیں حق پر مجتمع رہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے واضح کیا ہے مگر انہوں نے اس کے برعکس حق کے ساتھ اس سے متضاد معاملہ کیا جو ان پر واجب تھا۔ پس جس معاملے میں ان کو مجتمع رہنے کا حکم دیا گیا تھا اس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اس لئے فرمایا ﴿ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ﴾ ''پس انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آ جانے کے بعد (آپس کی ضد سے) کیا۔'' یعنی وہ علم جو عدم اختلاف کا موجب تھا صرف یک دوسرے پر ظلم اور زیادتی نے انہیں اس اختلاف پر آمادہ کیا۔ ﴿ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴾ ''جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے تھے قیامت کے دن آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔'' پس وہ حق شعاروں کو ان لوگوں سے علیحدہ کر دے گا جنہوں نے باطل کو اختیار کیا اور جن کو خواہش نفس نے اختلاف پر آمادہ کیا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ
پھر کر دیا ہم نے آپ کو اوپر ایک طریقے کے دین کے پس آپ پیروی کریں اسکی اور نہ پیروی کریں ان لوگوں کی خواہشات کی جو
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
نہیں علم رکھتے ○ بلاشبہ وہ ہرگز نہیں کام آئیں گے آپ کے اللہ سے کچھ بھی اور بے شک ظالم لوگ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور اللہ دوست ہے متقیوں کا ○

یعنی ہم نے آپ کے لیے ایک شریعت کامل کو مشروع کیا جو ہمارے حکم شرعی سے، ہر بھلائی کی طرف بلاتی ہے اور ہر برائی سے روکتی ہے۔ ﴿فَاتَّبِعْهَا﴾ "پس اس کی اتباع کرو۔" کیونکہ اس کی اتباع میں ابدی سعادت، صلاح اور فلاح ہے۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ "اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو علم نہیں رکھتے۔" یعنی وہ لوگ جن کی خواہشات علم کے تابع ہیں نہ علم کی پیروی کرتی ہیں۔ ہر وہ شخص جس کی خواہش اور ارادہ شریعت رسول کے خلاف ہے تو اس کی خواہشات ان لوگوں کی خواہشات کے زمرے میں آتی ہیں جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

﴿اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا﴾ یعنی اگر تو ان کی خواہشات نفس کی پیروی کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تجھے کوئی فائدہ نہ دے سکیں گے کہ تجھے کوئی بھلائی حاصل ہو یا تجھ سے کوئی برائی دور ہو۔ تیرے لئے درست نہیں کہ تو ان کی موافقت کرے اور ان سے موالات رکھے کیونکہ آپ اور وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ "اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔" اللہ تعالیٰ متقین کو ان کے تقویٰ اور نیک عمل کے سبب سے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
یہ (قرآن اس میں) بصیرت افروز دلائل ہیں لوگوں کیلئے اور ہدایت اور رحمت ہے اس لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ○

﴿هٰذَا﴾ یعنی یہ قرآن کریم اور ذکر حکیم ﴿بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ﴾ "بصیرتیں ہیں لوگوں کے لیے۔" یعنی اس کے ذریعے سے لوگوں کو تمام امور میں بصیرت حاصل ہوتی ہے اور اہل ایمان اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ﴿لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ "یقین رکھنے والوں کے لیے۔" پس وہ اس کے ذریعے سے دین کے اصول و فروع میں صراط مستقیم کی طرف رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت میں بھلائی، مسرت اور سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور یہ رحمت ہے، پس اس سے ان کے نفس پاک ہوتے ہیں، اس سے ان کی

عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے ان کا ایمان و یقین بڑھتا ہے اور اس پر حجت قائم ہوتی ہے، جو گمراہی پر اصرار کرتا اور عناد سے کام لیتا ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیا گمان کر لیا ہے ان لوگوں نے جنہوں نے ارتکاب کیا برائیوں کا یہ کہ کر دیں گے ہم ان کو مانند ان لوگوں کے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع

اور عمل کیے انہوں نے نیک برابر ہے جینا ان کا اور مرنا ان کا برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں ○

کیا کثرت سے گناہوں کا ارتکاب کرنے والے گناہ گار لوگ اور اپنے رب کے حقوق میں کوتاہی کرنے والے سمجھتے ہیں ﴿اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ "کہ ہم ان کو ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔" یعنی انہوں نے اپنے رب کے حقوق قائم کیے، اسے ناراض کرنے سے اجتناب کیا اور ہمیشہ اس کی رضا کو اپنی خواہشات نفس پر ترجیح دیتے ہیں، یعنی کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ﴿سَوَآءً﴾ وہ دنیا و آخرت میں مساوی ہوں گے؟ ان کا اندازہ اور ان کا یہ گمان بہت برا ہے۔ اور بہت برا ہے وہ فیصلہ جو انہوں نے کیا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو احکم الحاکمین، سب سے بڑھ کر عادل ہستی کی حکمت کے خلاف، عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے متناقض اور ان اصولوں کے متضاد ہے جنہیں لے کر کتابیں نازل ہوئیں اور جن کے بارے میں انبیاء و مرسلین نے آگاہ کیا۔

فی الواقع قطعی فیصلہ یہ ہے کہ اہل ایمان جو نیک عمل کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے اس کی نیکی کے مطابق نصرت، فلاح، سعادت اور دنیا و آخرت کا ثواب ہے اور برائیوں کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی، رسوائی، عذاب اور بدبختی ہے۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا

اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ساتھ حق کے اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر نفس کو ساتھ اس کے جو

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اس نے کمایا اور وہ نہیں ظلم کیے جائیں گے ○

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ تخلیق فرمایا تاکہ اسی اکیلے کی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا محاسبہ کرے گا جن کو اس نے اپنی عبادت کا حکم دیا اور انہیں ظاہری اور باطنی نعمتوں سے نوازا کہ آیا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں یا کفر کا رویہ اختیار کر کے کفار کی سزا کے مستحق بنتے ہیں؟

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى
کیا پس دیکھا آپ نے اس کو جس نے بنا لیا اپنا معبود اپنی خواہش کو اور گمراہ کر دیا اس کو اللہ نے علم پر اور مہر لگا دی اس کے
سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ
کان اور اس کے دل پر اور کر دیا اس کی آنکھ پر پردہ؟ پس کون ہے جو ہدایت دے اسے بعد اللہ کے؟
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا
کیا پس نہیں تم نصیحت پکڑتے ﴿۲۳﴾ اور کہا انہوں نے: نہیں ہے یہ (زندگی) سوائے ہماری دنیا کی زندگانی کے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں اور نہیں
يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾
ہلاک کرتا ہمیں مگر زمانہ ہی اور نہیں ہے ان کے لیے اس کا کوئی علم نہیں ہیں وہ مگر گمان کرتے ○
وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا
اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں کھلی حال میں کہ واضح ہیں تو نہیں ہوتی دلیل ان کی مگر یہ کہ انہوں نے کہا لے آؤ
بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
تم اپنے باپ دادوں کو اگر ہو تم سچے ○ کہہ دیجیے! اللہ ہی زندہ کرتا ہے تم کو پھر مارتا ہے تم کو پھر
يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع
وہی جمع کرے گا تمہیں روز قیامت میں کہ نہیں ہے کوئی شک اس میں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اَفَرَءَيْتَ ﴾ کیا آپ نے اس گمراہ شخص کو دیکھا؟ ﴿ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ﴾ ''جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا لیا۔'' جس راستے پر چاہا چلتا رہا، خواہ اس راستے پر چلنے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے یا اس کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ ﴿ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ﴾ اللہ تعالیٰ نے یہ جانتے ہوئے اسے گمراہی میں پھینک دیا کہ وہ ہدایت کے لائق نہیں ورنہ ہدایت کے ذریعے سے وہ پاک ہی ہو سکتا ہے ﴿ وَ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ ﴾ ''اور اس کے کانوں پر مہر لگا دی۔'' اس لئے، وہ کوئی ایسی چیز نہیں سن سکتا جو اس کے لئے فائدہ مند ہو ﴿ وَ قَلْبِهٖ ﴾ ''اور اس کے دل پر۔'' پس وہ بھلائی کو یاد نہیں رکھ سکتا ﴿ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ﴾ ''اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔'' جو اسے حق دیکھنے سے روکتا ہے ﴿ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ﴾ ''پس کون ہے جو اس کو اللہ کے بعد ہدایت دے؟'' اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ہدایت کے دروازے بند کر دیے اور گمراہی کے دروازے کھول دیے، کوئی شخص اس کو ہدایت سے بہرہ مند نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس پر ظلم نہیں کیا بلکہ اس نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اس نے ایسے اسباب اختیار کئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مانع تھے۔ ﴿ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ ''کیا تم (اس چیز سے) نصیحت نہیں پکڑتے۔'' جو تمہیں فائدہ دے اور تم سے اختیار کرتے اور جو چیز تمہیں نقصان دے تم اس سے اجتناب کرتے۔

﴿وَقَالُوا﴾ یعنی منکرین آخرت کہتے ہیں ﴿مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ﴾ یہ تو سب صرف عادات ہیں اور گردش لیل و نہار کے ساتھ جاری ہیں کچھ لوگ مرجاتے ہیں اور کچھ لوگ جنم لیتے ہیں جو کوئی مرجاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر نہیں جاتا ورنہ اس کو اس کے عمل کی جزا و سزا ہی دی جائے گی۔ ان کا یہ قول بغیر کسی علم کے صادر ہوا ہے۔ ﴿إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ﴾ پس انہوں نے معاد کا انکار کیا اور کسی دلیل و برہان کے بغیر سچے رسولوں کی تکذیب کی۔ یہ محض وہم و گمان اور ایسے استبعادات ہیں جو حقیقت سے خالی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ ''اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو اس کے سوا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ وہ کہہ دیتے ہیں 'اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لاؤ۔'' یہ ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کیا اور اس زعم باطل میں مبتلا ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی صداقت اس بات پر موقوف ہے کہ ان کے آباء و اجداد کو زندہ کر کے ان کے سامنے لایا جائے۔ انبیاء و رسل ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے آئیں وہ ہرگز نہیں مانیں گے جب تک کہ رسول ان کا وہ مطالبہ پورا نہیں کرتے جو انہوں نے پیش کیا ہے۔

وہ اپنے قول میں سخت جھوٹے ہیں ان کا مقصد بیان حق نہیں بلکہ صرف رسولوں کی دعوت کو ٹھکرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ''کہہ دیجیے: اللہ ہی تم کو زندہ کرتا، پھر تم کو مارتا ہے پھر تم کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' اگر یوم آخرت کا علم ان کے دل کی گہرائیوں تک پہنچا ہوتا تو وہ ضرور اس کے لئے تیاری کرتے اور نیک عمل کرتے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن خسارے میں رہیں گے
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
باطل پرست ○ اور دیکھیں گے آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل (گری ہوئی) ہر امت بلائی جائے گی اپنے نامۂ اعمال کی طرف
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
آج تم بدلہ دیے جاؤ گے (اس کا) جو تھے تم عمل کرتے ○ یہ ہماری کتاب ہے یہ بولتی ہے تمہاری بابت
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بالحق بلاشبہ ہم لکھواتے تھے جو تھے تم عمل کرتے ○ پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾
اور عمل کیے انہوں نے نیک پس داخل کرے گا ان کو رب ان کا اپنی رحمت میں یہی ہے کامیابی واضح ○

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ
اور لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائیگا) کیا پس نہیں تھیں آیتیں میری تلاوت کی جاتیں تم پر پس تم نے تکبر کیا اور تھے تم

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ
لوگ مجرم ○ اور جب کہا گیا (تم سے) کہ بلاشبہ وعدہ اللہ کا حق ہے اور قیامت نہیں ہے کوئی شک اس (کے آنے) میں تو تم نے کہا

مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾
نہیں جانتے ہم کیا ہے قیامت؟ نہیں خیال کرتے ہم مگر ایک گمان سا اور نہیں ہم (اس کا) یقین کرنے والے ○

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾
اور ظاہر ہو جائیں گی ان کے سامنے برائیاں ان چیزوں کی جو انہوں نے کمائیں اور گھیر لے گا ان کو وہ (عذاب) کہ تھے وہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے ○

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۪ وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا
اور کہا جائیگا آج ہم بھول جائینگے تمہیں جیسے بھول گئے تھے تم ملاقات کو اپنے اس دن کی اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے اور نہیں ہے

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ
تمہارے لیے کوئی مددگار ○ یہ بسبب اس کے کہ بے شک تم نے بنایا اللہ کی آیتوں کو ہنسی مذاق اور دھوکے میں ڈال دیا تم کو

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ
زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جائینگے وہ اس (آگ) سے اور نہ ان سے توبہ ہی کا مطالبہ کیا جائیگا ○ پس اللہ ہی کیلئے ہیں

الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ
سب تعریفیں جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب ہے سارے جہانوں کا ○ اور اسی کے لیے بڑائی ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾
آسمانوں اور زمین میں اور وہ بڑا زبردست خوب حکمت والا ہے ○

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی بادشاہی کی وسعت اور تمام اوقات میں تصرف اور تدبیر میں اپنے اکیلے ہونے کے بارے میں آگاہ کرتا ہے، نیز خبر دیتا ہے ﴿ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ﴾ "جس روز قیامت برپا ہوگی" اور تمام مخلوق قیامت کے میدان میں جمع ہوگی تو باطل پرستوں کو جنہوں نے حق کو نیچا دکھانے کے لئے باطل کو اختیار کیا، خسارہ حاصل ہوگا ان کے اعمال ضائع ہوں گے کیونکہ وہ باطل سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن جب تمام حقائق عیاں ہوں گے تو اس دن ان کے اعمال باطل اور مضمحل ہو جائیں گے، ان کا جرو ثواب ختم ہو جائے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قیامت کے دن کی شدت اور اس کی ہولناکی کا ذکر فرمایا تاکہ لوگوں کو اس سے ڈرائے اور لوگ اس کے لئے تیاری کریں، چنانچہ فرمایا ﴿ وَتَرٰى ﴾ اے اس دن کو دیکھنے والے! تو دیکھے گا کہ ﴿ كُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ﴾ ہر امت خوف اور دہشت سے گھٹنوں کے بل گری ہوئی مالک رحمان کے فیصلے کی منتظر ہے۔ ﴿ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ﴾ ''ہر گروہ کو اس کے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا۔'' یعنی ہر امت کو اس کے نبی کی شریعت کی طرف بلایا جائے گا جسے لے کر وہ اللہ کی طرف سے مبعوث ہوا تھا کہ آیا انہوں نے اس شریعت کو قائم کیا تھا کہ ان کو ثواب و نجات حاصل ہو یا انہوں نے اسے ضائع کر دیا، تب ان کو خسارہ حاصل ہوا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو شریعت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو شریعت عیسیٰ اور محمد ﷺ کی امت کو شریعت محمدی کی طرف بلایا جائے گا۔ اسی طرح دیگر تمام امتوں کو ان کی اپنی اپنی شریعت کی طرف بلایا جائے گا جس کے وہ مکلف تھے۔ آیت کریمہ سے ایک تو اسی معنی کا احتمال ہے اور یہ معنی فی نفسہ صحیح ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے

اس آیت کریمہ میں ایک اور معنی کا احتمال بھی ہے کہ اللہ کے ارشاد ﴿ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ﴾ سے مراد یہ ہو کہ ہر امت کو اس کے نامۂ اعمال اور خیر و شر کی طرف جو ان کے نامۂ اعمال میں درج کیا گیا تھا، بلایا جائے گا اور ہر شخص کو اس کے عمل کی جزا و سزا دی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ﴾ (الجاثیۃ 45/15) ''جو کوئی نیک عمل کرے گا تو اپنے ہی لئے کرے گا اور جو کوئی برائی کا ارتکاب کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر پڑے گا۔'' یہ احتمال بھی موجود ہے کہ آیت کریمہ سے دونوں معنی مراد ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس پر دلیل ہے ﴿ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ﴾ ''یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک گواہی دے رہی ہے۔'' یعنی ہماری یہ کتاب جو آپ پر نازل کی ہے وہ تمہارے درمیان حق اور انصاف سے فیصلہ کرتی ہے۔ ﴿ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ ''بے شک جو کچھ تم کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔'' اس سے مراد نامۂ اعمال ہے۔

اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں گروہوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا لہٰذا فرمایا ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ جو لوگ صحیح طور پر ایمان لائے اور اعمال صالح، یعنی واجبات اور مستحبات پر عمل کے ذریعے سے اپنے ایمان کی تصدیق کی ﴿ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ﴾ ''پس ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔'' جس کا مقام جنت ہے اور اس میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اور تکدر سے پاک زندگی ہے۔ ﴿ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴾ یہی واضح کامیابی، نجات، نفع اور فلاح ہے جو بندے کو جب حاصل ہو تو اسے ہر بھلائی حاصل ہو جاتی ہے اور اس سے ہر برائی دور ہو جاتی ہے۔

﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا تو انہیں زجر و توبیخ کے طور پر کہا جائے گا ﴿ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ﴾ ''کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟'' ان آیات نے ان امور کی طرف راہنمائی کی جن میں تمہاری بھلائی تھی اور ان امور سے روکا جن میں تمہارے لئے ضرر تھا، یہ سب سے بڑی نعمت تھی جو تم تک پہنچی اگر تم نے ان کی موافقت کی ہوتی لیکن تم نے تکبر کے ساتھ ان سے روگردانی کی اور ان کا انکار کیا، پس اس طرح تم نے سب سے بڑے جرم کا ارتکاب کیا، لہٰذا آج تمہیں تمہارے کرتوتوں کی سزا دی جائے گی۔

نیز انہیں زجر و توبیخ کرتے ہوئے یہ بھی کہا جائے گا ﴿ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ ﴾ ''اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے۔'' اس کا انکار کرتے ہوئے ﴿ مَا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴾ ''ہمیں نہیں معلوم کہ قیامت کی گھڑی کیا ہوتی ہے، بس ہمیں تو صرف ایک گمان سا ہے اور ہمیں اس پر یقین نہیں ہے۔'' یہ تو تھا ان کا دنیا میں حال اور قیامت کے احوال کے وہ منکر تھے اور جو حیات بعد الموت کی خبر دیا انہوں نے اس کے قول کو ٹھکرا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا ﴾ یعنی قیامت کے دن ان کے سامنے ان کے اعمال کی سزا ظاہر ہوگی۔ ﴿ وَحَاقَ بِهِمْ ﴾ اور نازل ہوگا ان پر ﴿ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ ''جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔'' یعنی ان پر وہ عذاب نازل ہوگا جس کے وقوع ہونے اور اس کے وقوع کی خبر دینے والے کا وہ تمسخر اڑایا کرتے تھے۔ ﴿ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ ﴾ ''اور کہا جائے گا آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔'' یعنی ہم تمہیں عذاب میں چھوڑ دیں گے۔ ﴿ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ ﴾ ''جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔'' کیونکہ جزا عمل کی جنس میں سے ہوتی ہے۔ ﴿ وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ ﴾ یعنی جہنم تمہارا ٹھکانا اور ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ ﴿ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴾ ''اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔'' جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکے اور تم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ہٹا سکے۔

﴿ ذٰلِكُمْ ﴾ یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو اس سبب سے ہے کہ ﴿ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ﴾ ''تم نے آیت الٰہی کا تمسخر اڑایا۔'' حالانکہ یہ جد و جہد کی موجب تھیں، نیز اس امر کی موجب تھیں کہ ان کو مسرت، خوشی اور فرحت سے قبول کیا جاتا۔ ﴿ وَغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ﴾ اور دنیا نے اپنی چکا چوند اور اپنی لذات و شہوت کے ذریعے سے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا، پس تم اس سے مطمئن ہو گئے، اس کے لئے عمل کرتے رہے، اور ہمیشہ باقی رہنے والے گھر کے لئے عمل کو چھوڑ بیٹھے۔ ﴿ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴾ ''پس آج وہ اس (دوزخ) سے نکالے جائیں گے نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔'' یعنی نہیں مہلت دی جائے گی نہ انہیں دنیا کی طرف لوٹایا جائے گا کہ وہ نیک عمل کریں۔

﴿ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ﴾ ''پس اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی حمد ہے۔'' جیسی کہ اس کے جلال اور اس کی عظمت سلطان کے لائق ہے۔ ﴿ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ''جو آسمانوں اور زمین کا اور سارے جہانوں کا رب ہے۔'' یعنی تمام مخلوقات کی ربوبیت کے بارے میں وہ، کی حمد و ثنا ہے کہ اس نے ان کو تخلیق بیان کی تربیت کی اور انہیں ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازا۔ ﴿ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾ ''اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے بڑائی ہے۔'' یعنی وہی جلال، عظمت اور مجد کا مالک ہے۔

پس حمد میں صفات کمال کے ذریعے سے اللہ کی ثنا، اس کی محبت و اس کا کرام ہے اور کبریائی میں اس کی عظمت اور اس کا جلال ہے۔ عبادت دو ارکان پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت و اس کے سامنے اظہار تذلل اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کے جلال اور اس کی کبریائی کے علم سے پیدا ہوتی ہیں۔ ﴿ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ ﴾ ''اور وہ ہر چیز پر غالب ہے ﴿ الْحَكِيْمُ ﴾'' حکمت والا ہے۔'' جس نے تمام اشیاء کو اپنے اپنے مقام پر رکھا ہے۔ اس نے جو چیز بھی مشروع کی وہ حکمت کے تحت مشروع کی ہے اور جو چیز بھی پیدا کی وہ فائدے اور منفعت کے لئے پیدا کی ہے۔

اٰیَاتُهَا: 37 | سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ | رُكُوْعَاتُهَا: 4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ④ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَ النَّهَارِ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ⑤ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ
اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ⑦ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑧ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا

(۱) حاء- میم (۲) یہ اللہ کی طرف سے کتاب (ہدایت) نازل کی جاتی ہے' جو عزیز اور حکیم ہے۔[1] (۳) بلاشبہ ایمان رکھنے والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں معرفت حق کی بے شمار نشانیاں ہیں۔ (۴) نیز تمہاری پیدائش میں اور ان چارپایوں میں جنہیں اس نے زمین میں پھیلا رکھا ہے' ارباب یقین کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔ (۵) اسی طرح رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے رہنے میں اور اس سرچشمہ رزق میں' جسے وہ آسمان سے برساتا ہے اور زمین مرنے کے بعد پھر جی اٹھتی ہے اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں' ارباب دانش کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔[2] (۶) (اور اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو فی الحقیقت ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ پھر اللہ کی آیتوں کے بعد کون سی بات رہ گئی ہے جسے سن کر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔[1] (۷) تباہی ہے ہر اس جھوٹے گنہگار شخص کے لیے (۸) جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے' کہ اس کے سامنے پڑھی جا رہی ہیں' پھر بھی وہ از راہ تکبر (کفر پر) اس طرح مصر رہتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے.....

[1] سورۃ الجاثیہ مکی ہے اور سورۃ "الدخان" کے قریبی دور میں نازل ہوئی ہے۔ دونوں سورتوں کے مضامین میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ اس سورہ میں بھی توحید و آخرت کے متعلق مشرکین کے شبہات کے جوابات دیے گئے ہیں۔ کفار کی ہٹ دھرمی اور انکار پر تنبیہ ملامت کی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو صبر کی تلقین ہے۔

[2] توحید کے سلسلہ میں قرآن مجید نے ہر مقام پر آسمان و زمین میں قدرت کی پھیلی ہوئی نشانیوں کو پیش کیا ہے۔ جس میں خود انسان کی پیدائش اور حیوانات کی افزائش کا سلسلہ' رات دن کا اختلاف اور آسمان سے بارش کے ذریعہ سے انسانی غذا کا انتظام بھی داخل ہیں۔ "یہ اللہ کا قانون ہے کہ باران رحمت نمودار ہوتا اور زندگی کی برکتوں سے زمین کے ایک ایک گوشے کو مالا مال کر دیتا ہے۔ پھر یہ

(۱) "ترجمان القرآن" جلد اول ص ۵۷۔

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا
كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ هَٰذَا
هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ
الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُم
مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ
آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَ
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ

(۹) جب وہ ہماری آیتوں میں کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے (۱۰) ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کمایا ہے وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ وہ معبود کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا ہے۔ ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (۱۱) یہ قرآن سراسر ہدایت ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا ان کے لیے بڑا دردناک عذاب ہے (۱۲) وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکرگزار بنو (۱۳) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا (ان کی قوتیں اور تاثیریں اس طرح تمہارے تصرف میں دے دی گئیں کہ جس طرح چاہو کام لے سکتے ہو) بلاشبہ ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اس بات میں معرفت حق کی بڑی نشانیاں ہیں۔ (۱) (۱۴) اے نبیؐ! آپ ایمان والوں سے فرما دیجیے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو "ایام اللہ" کی توقع نہیں رکھتے تاکہ اللہ خود ایک گروہ کو اس کی کمائی کا بدلہ دے (۱۵) جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا' پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۱۶) بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور ان کو عمدہ عمدہ چیزیں عطا کیں اور ہم نے ان کو اقوام عالم پر فضیلت دی تھی۔ (۱۷) اور ہم نے انہیں دین کے بارے

ضروری نہیں کہ جب عام انسانیت ہدایت و سعادت کی شادابیوں سے محروم ہو جائے تو باران رحمت نمودار ہو کر ایک ایک روح کو پیام زندگی پہنچا دے۔ روحانی سعادت کی یہ بارش کیا ہے؟ وحی الٰہی ہے' تم اس منظر پر کبھی متعجب نہیں ہوتے کہ پانی برسا اور مردہ زمین زندہ ہو گئی پھر اس پر کیوں چونک اٹھو کہ وحی الٰہی ظاہر ہوئی اور مردہ روحوں میں زندگی کی جنبش پیدا ہو گئی؟

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ

---

میں واضح دلائل عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے صحیح علم آ جانے کے بعد ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے باہم اختلاف کیا۔ بیشک تیرا رب قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ فرما دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

(۱۸) اس کے بعد اے نبیؐ! ہم نے آپ کو دین کے معاملہ میں ایک شاہراہ پر قائم کر دیا ہے' سو آپ اسی راستہ پر چلے جائیے اور ان لوگوں کی پیروی نہ کریں جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

(۱۹) کیونکہ یہ لوگ خدا کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آ سکیں گے اور بلاشبہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوا کرتے ہیں اور متقیوں کا ساتھی اللہ ہے۔

(۲۰) قرآن مجید لوگوں کے لیے واضح دلیلوں کی روشنی ہے اور ہدایت اور رحمت ہے یقین رکھنے والوں کے لیے۔

(۲۱) جو لوگ برائیاں کرتے ہیں' کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جن کے اعمال اچھے ہیں؟ دونوں برابر ہو جائیں' زندگی میں بھی اور موت میں بھی؟ (اگر ان لوگوں کے فہم و دانش کا فیصلہ یہی ہے تو) کیا ہی برا ہے ان کا فیصلہ؟

(۲۲) اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بیکار و عبث نہیں بنایا' بلکہ حکمت و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہر جان اپنی کمائی کے مطابق بدلہ پالے اور ایسا نہ ہوگا کہ ان کے ساتھ ناانصافی ہو۔ (۱)

---

(۱) "الہلال" ۲ جنوری' ۱۳ جنوری ۱۹۱۴ء

(۲) "ترجمان القرآن" جلد اول ص ۳۹ - ص ۱۱۶۔

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا يُهْلِكُنَا
اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا
كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ ع ۳
الْاَرْضِ ؕ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ؕ كُلُّ اُمَّةٍ
تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا

---

(۲۳) اے نبیؐ بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہی میں پھینک رکھا ہے- اور اس کے کان پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے' پھر اب خدا کے بعد اس گم کردہ راہ کی کون رہنمائی کر سکتا ہے' کیا پھر بھی تم لوگ نصیحت نہیں پکڑتے؟ (۲۴) اور یہ کہتے ہیں کہ بس اس دنیا کی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں ہے' ہم یہیں مرتے اور یہیں جیتے ہیں اور گردش زمانہ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمیں ہلاک کر دے- دراصل اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے- یہ محض گمان کی بنا پر باتیں کر رہے ہیں-ع (۲۵) اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے پاس سوائے کٹ حجتی کے کوئی اور دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو اٹھا لاؤ- (۲۶) آپ ان سے کہہ دیجئے اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے' پھر وہی تمہیں موت دے گا- پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کی آمد میں کوئی شک نہیں ہے' مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں- (۲۷) اور آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے- اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس دن اہل باطل سخت گھاٹے میں رہیں گے- (۲۸) اور اے نبیؐ! آپ ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھیں گے- ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا "آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے-

---

ع آخرت کا انکار دراصل وہی لوگ کرتے ہیں جو خواہشات نفس کی بندگی کرنا چاہتے ہیں- انسان کو انسانیت کے دائرہ میں اگر کوئی چیز روک سکتی ہے تو وہ خدا کے حضور جوابدہی کا تصور ہی ہو سکتا ہے- قرآن مجید نے بتایا کہ جو لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں، انہوں نے اپنے گمان سے یہ بات گھڑ لی ہے کہ دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ یونہی خود سے جاری ہے، آدمی محض گردش ایام سے مر کر فنا ہو جاتا ہے-

پھر جب دوبارہ زندگی کے دلائل ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو بجائے ان کے کہ وہ ان دلائل پر غور کریں' جھٹ سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر انسان دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ- آیت ۲۶ سے ان کے اسی قسم کے ظنون کا جواب دیا جا رہا ہے-

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا
قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ
وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

(۲۹) یہ نامہ اعمال ہماری کتاب ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے۔" (۳۰) سو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی صریح کامیابی ہے۔ (۳۱) لیکن جن لوگوں نے کفر کیا ان سے کہا جائے گا "کیا میری آیات تمہیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ پھر تم نے ان سے تکبر کیا اور تم بڑی ہی مجرم قوم تھے"۔ (۳۲) اور جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے وقوع میں ذرا بھی شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے "ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ ہم تو صرف ایک خیال سا رکھتے ہیں۔ اور اس کے ہونے کا یقین نہیں ہے۔" (۳۳) اور ان کے اعمال کے برے نتائج ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گے اور وہ اس چیز کے گھیراؤ میں آ جائیں گے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ (۳۴) اور اس وقت ان سب سے کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کی حکومت ہی کو بھلا دیا تھا آج ہم بھی تم کو بھلا دیں گے۔ تمہارا ٹھکانا آگ کے شعلے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو تمہارا مددگار ہو۔[1] (۳۵) یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اڑائی اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے نکالے جاؤ گے اور نہ تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو منا لو کیونکہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔[2] (۳۶) سو سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور سب جہان والوں کا پروردگار ہے۔ (۳۷) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے بڑائی ہے اور وہی زبردست اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

* * *

(۱) ملاحظہ ہو تفہیم جولائی ۱۹۱۳ء ص ۔

(۲) ملاحظہ ہو تفہیم جولائی ۱۹۱۳ء ص ۔

# سورۃ الجاثیۃ

(سورۃ الجاثیۃ سورہ نمبر ۴۵ تعداد ایات ۳۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۴۵:۱

حم

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۴۵:۲

یہ کتاب اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے۔

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۴۵:۳

آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں

وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۴۵:۴

اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۴۵:۵

اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے (۱) (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں (۲)۔

۴۵:۵ آسمانوں و زمین، آسمانی تخلیق، جانوروں کی پیدائش، رات دن کے آنے جانے اور آسمانی بارش کے ذریعے سے مردہ زمین میں زندگی کی لہر کا دوڑ جانا وغیرہ، آفاق و انفس میں بیشمار نشانیاں ہیں جو اللہ کی واحدیت و ربوبیت پر دال ہیں۔

۴۵:۵ یعنی کبھی ہوا کا رخ شمال جنوب، کبھی پچھم (مشرق و مغرب) کو ہوتا ہے، کبھی بحری ہوائیں اور کبھی بری ہوائیں، کبھی رات کو، کبھی دن کو، بعض ہوائیں بارش خیز، بعض نتیجہ خیز، بعض ہوائیں روح کی غذا اور بعض سب کچھ جھلسا دینے والی اور محض گرد و غبار کا طوفان، ہواؤں کی اتنی قسمیں بھی دلالت کرتے ہیں کہ اس کائنات کا کوئی چلانے والا ہے اور وہ ایک ہی ہے دو یا دو سے زائد نہیں تمام اختیارات کا مالک وہی ایک ہے، ان میں کوئی شریک نہیں سارا اور ہر قسم کا تصرف وہی کرتا ہے کسی اور کے پاس ادنیٰ سا تصرف کرنے کا بھی اختیار نہیں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهِ يُؤْمِنُونَ ۴۵:۶

یہ ہیں اللہ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں، پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے (۱)

۶۔ یعنی اللہ کا نازل کردہ قرآن، جس میں اس کی توحید کے دلائل و براہین ہیں۔ اگر یہ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو اللہ کی بات کے بعد کس کی بات ہے اور اس کی نشانیوں کے بعد کون سی نشانیاں ہیں جن پر ایمان لائیں گے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾

'ویل' اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔

۷۔ بہت گنہگار، وَیْل بمعنی ہلاکت یا جہنم کی ایک وادی کا نام۔

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾

جو آیتیں اللہ کے اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں (۱) تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے

۸۔ یعنی کفر پر اڑا رہتا ہے اور حق کے مقابلے میں اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اور اسی غرور میں سنی ان سنی کر دیتا ہے۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾

وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پا لیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے (۱) یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسوائی کی مار ہے۔

۹۔ یعنی اول تو وہ قرآن کو غور سے سنتا ہی نہیں اور اگر کوئی بات اس کے کان میں پڑ جاتی ہے یا کوئی بات اس کے علم میں آجاتی ہے تو اسے مذاق کا موضوع بنا لیتا ہے اپنی کم عقلی اور نافہمی کی وجہ سے یا کفر و معصیت پر اصرار و استکبار کی وجہ سے۔

مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾

ان کے پیچھے دوزخ ہے (۱) جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا ان کے لئے تو بہت بڑا عذاب ہے

۱۰۔ یعنی ایسے کردار کے لوگوں کے لئے قیامت میں جہنم ہے۔

هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾

یہ (سراسر) ہدایت (۱) ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو ماننے سے انکار کیا ان کے لئے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔

۱۱۔ یعنی قرآن! کیونکہ اس کے نزول کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لایا جائے۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا (۱) کو تابع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔

۱۱۲ یعنی اس کو ایسا بنا دیا کہ تم کشتیوں اور جہازوں کے ذریعے اس پر سفر کر سکو

وسخر لكم ما في السموت وما في الأرض جميعا منه إن في ذلك لأيت لقوم يتفكرون 13ء

اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لئے تابع کر دیا ہے (۱) جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پا لیں گے۔

۱۱۳ مطیع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ ان کو تمہاری خدمت پر مامور کر دیا ہے، تمہارے منافع اور تمہاری معائش سب انہی سے وابستہ ہے، جیسے چلنے سورج سنورے، بارش، بادل اور ہوائیں وغیرہ ہیں۔ اور اپنی طرف سے کہا مطلب، اپنی رحمت اور فضل خاص سے۔

قل للذين ءامنوا يغفروا للذين لا يرجون أيام الله ليجزي قوما بما كانوا يكسبون 14ء

آپ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے، تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے

من عمل صلحا فلنفسه ومن أساء فعليها ثم إلى ربكم ترجعون 15ء

جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لئے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے (۱) پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۱۱۵ یعنی ہر گروہ اور فرد کا عمل، اچھا یا برا، اس کا فائدہ یا نقصان خود کرنے والے ہی کو پہنچے گا، کسی دوسرے کو نہیں اس میں نیکی کی ترغیب بھی ہے اور بدی سے ترہیب بھی۔

ولقد ءاتينا بني إسرائيل الكتب والحكم والنبوة ورزقنهم من الطيبت وفضلنهم على العلمين 16ء

یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت (۱) اور نبوت دی تھی اور ہم نے انہیں پاکیزہ اور نفیس روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔

۱۱۶ کتاب سے مراد تورات، حکم سے حکومت و بادشاہت یا فہم و قضا کی وہ صلاحیت ہے جو فصل خصومات اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے ضروری ہے۔

وءاتينهم بينت من الأمر فما اختلفوا إلا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم إن ربك يقضي بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون 17ء

اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں (۱) پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن ان کے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا (۲)

۱۱۷ آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض و عناد کے مظاہرہ کرتے ہوئے یا جاہ و منصب کی خاطر۔ انہوں نے اپنے دین میں، علم آجانے کے باوجود، اختلاف یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار کیا۔

۱۱۷ یعنی اہل حق کو اچھی جزا اور اہل بطل کو بری جزا دے گا۔

ثم جعلنك على شريعة من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذين لا يعلمون 18ء

پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا (۱) سو آپ اس پر لگیں رہیں اور نادانوں کی خواہش کی پیروی میں نہ پڑیں (۲)۔

۱۱۸ شریعت کے لغوی معنی ہیں، ملت اور منہاج۔ شاہراہ کو بھی شارع کہا جاتا ہے کہ وہ مقصد اور منزل تک پہنچاتی ہے پس شریعت سے مراد، وہ دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ لوگ اس پر چل کر اللہ کی رضا کا مقصد حاصل کرلیں۔ آیت کا مطلب

ہے ہم نے آپ کو دین کے ایک واضح راستے یا طریقے پر قائم کر دیا ہے جو آپ کو حق تک پہنچا دے گا۔
۱۸۔۲ جو اللہ کی توحید اور اس کی شریعت سے ناواقف ہیں۔ مراد کفار مکہ اور ان کے ساتھی ہیں۔

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ 19ء

(یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔

هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ 20ء

یہ (قرآن) ان لوگوں کے لئے بصیرت کی باتیں (۱) اور ہدایت و رحمت ہے (۲) اس قوم کے لئے جو یقین رکھنے والی ہے۔
۲۰۔۱ یعنی ان کے دلائل کا مجموعہ ہے جو احکام دین سے متعلق ہیں اور جن سے انسانی ضروریات و حاجات وابستہ ہیں۔
۲۰۔۲ یعنی دنیا میں ہدایت کا راستہ بتلانے والا اور آخرت میں رحمت الٰہی کا موجب ہے۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ 21ء

کیا برائیوں کے مرتکب لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے (۱) برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔
۲۱۔۱ یعنی دنیا اور آخرت میں دونوں کے درمیان کوئی فرق نہ کریں۔ اس طرح ہرگز نہیں ہو سکتا یا یہ مطلب ہے کہ جس دنیا میں وہ برابر تھے، آخرت میں بھی برابر رہیں گے کہ مر کر یہ بھی نابود اور وہ بھی نابود؟ نہ بدکار کو سزا، نہ ایمان و عمل صالح کرنے والے کو انعام، ایسا نہیں ہوگا اس لئے آگے فرمایا ان کا یہ فیصلہ برا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ 22ء

اور آسمانوں اور زمین کو اللہ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ 23ء

کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا (۱) ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگ چکی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا (۲) ہے اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔
۲۳۔۱ یعنی بلوغ علم اور قیام حجت کے باوجود وہ گمراہی ہی کا راستہ اختیار کرتا ہے جیسے بہت سے پندار علم میں مبتلا گمراہ۔
۲۳۔۲ چنانچہ وہ حق کو دیکھ بھی نہیں پاتا۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ 24ء

کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے (۱) (دراصل) انہیں اس کا علم ہی نہیں یہ تو صرف قیاس آرائیاں ہیں اور اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔

۱۲۴ یہ دہریہ اور ان کے ہم نوا مشرکین مکہ کا قول ہے جو آخرت کے منکر تھے وہ کہتے تھے کہ بس یہ دنیا کی زندگی ہی پہلی اور آخری زندگی ہے، اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور اس میں موت و حیات کا سلسلہ، محض زمانے کی گردش کا نتیجہ ہے، جیسے فلاسفر کا ایک گروہ کہتا ہے چھتیس ہزار سال کے بعد ہر چیز دوبارہ اپنی حالت لوٹ آتی ہے اور یہ سلسلہ، بغیر کسی صانع اور مدبر کے، یوں ہی چل رہا ہے اور چلتا رہے گا نہ اس کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہاء۔ یہ گروہ دوریہ کہلاتا ہے (ابن کثیر) ظاہر بات ہے یہ نظریہ، اسے عقل بھی قبول نہیں کرتی اور نقل کے بھی خلاف ہے، حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ' ابن آدم مجھے ایذاء پہنچاتا ہے۔ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے (یعنی اس کی طرف افعال کی نسبت کرکے، اسے برا کہتا ہے، حالانکہ (زمانہ بجائے خود کوئی چیز نہیں) میں خود زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں تمام اختیارات ہیں، رات دن بھی میں ہی پھیرتا ہوں ' (البخاری)۔

۱۲۵ وما كان حجتهم إلا أن قالوا ائتوا بآبائنا إن كنتم صادقين

اور جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لاؤ (۱)

۱۲۵ یہ ان کی سب سے بڑی دلیل ہے جو ان کی گھٹ حجتی کا مظہر ہے۔

۱۲۶ قل الله يحييكم ثم يميتكم ثم يجمعكم إلى يوم القيامة لا ريب فيه ولكن أكثر الناس لا يعلمون

آپ کہہ دیجئے! اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

۱۲۷ ولله ملك السموت والأرض ويوم تقوم الساعة يومئذ يخسر المبطلون

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن باطل پرست نقصان میں پڑیں گے۔

۱۲۸ وترى كل أمة جاثية كل أمة تدعى إلى كتبها اليوم تجزون ما كنتم تعملون

اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی (۱) ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔

۱۲۸ ظاہر آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر گروہ ہی (چاہے وہ انبیاء کے پیروکار ہوں یا ان کے مخالفین) خوف اور دہشت کے مارے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہونگے (فتح القدیر) تاآنکہ سب کو حساب کتاب کے لئے بلایا جائے گا، جیسا کہ آیت کے اگلے حصے سے واضح ہے

۱۲۹ هذا كتبنا ينطق عليكم بالحق إنا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

یہ ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے (۱)

۱۲۹ یعنی ہمارے علم کے علاوہ، فرشتے بھی ہمارے حکم سے تمہاری ہر چیز نوٹ کرتے اور محفوظ رکھتے تھے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ 30ع

پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام (۱) کئے ہ ں کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا یہی صریح کامیابی ہے۔

۳۰.۱ یہاں بھی ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر کر کے اس کی اہمیت واضح کر دی اور عمل صالح وہ اعمال خیر ہیں جو سنت کے مطابق ادا کئے جائیں نہ کہ ہر وہ عمل جسے انسان اپنے طور پر اچھا سمجھ لے اور اسے نہایت اہتمام اور ذوق شوق کے ساتھ کرے۔

ا ۔ ۔ ۔

یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ 36۔

پس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پالنہار ہے۔

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ 37۔

تمام (بزرگی اور) بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی (۱) ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے

۱ ۳۷ جیسے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْعَظَمَةُ اِزَارِیْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَ جِدًا مِنْهُمَا اَسْكَنْتُهُ نَارِیْ (صحیح مسلم)

The teaching and learning of the Holy Qur'an is a source of great blessing. The Holy Prophet *(peace and blessings of Allah be upon him)* said:

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

"The best of you is the one who learns the Holy Qur'an and teaches it *to others.*"

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ
مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان (اور) نہایت رحم والا ہے۔

رکوعاتها 4
آیاتها 37

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ

حٰمٓ — اتارنا — کتاب کا — اللہ کی طرف سے ہے — جو نہایت غالب — خوب حکمت والا ہے — بلاشبہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

آسمانوں میں — اور زمین میں — البتہ نشانیاں ہیں — مومنوں کے لیے — اور تمھاری پیدائش میں

وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

اور ان میں بھی جو — وہ پھیلاتا ہے — جانداروں سے — نشانیاں ہیں — ان لوگوں کے لیے جو — یقین رکھتے ہیں

وَاخْتِلٰفِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اور مدل مدل کر آنے جانے میں رات اور دن کے اور اس میں جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

رزق (پانی) پھر اس نے زندہ کیا اس کے ذریعے سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد

وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥ تِلْكَ

اور ہواؤں کے پھیرنے میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں یہ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ

اللہ کی آیتیں ہیں ہم تلاوت کرتے ہیں ان کی آپ پر حق کے ساتھ پھر کس بات پر

بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَيْلٌ لِّكُلِّ

خدا (کی بات) کے بعد اور اس کی آیت (کے بعد) وہ ایمان لائیں گے؟ بدبختی ہے واسطے ہر

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ

سخت جھوٹے بڑے گناہ گار کے وہ سنتا ہے اللہ کی آیتیں جبکہ وہ تلاوت کی جاتی ہیں اس پر پھر

يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ

وہ اڑتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں اس نے سنا انھیں تو آپ خوش خبری دے دیجیے اسے

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا

نہایت دردناک عذاب کی اور جب اس نے جانا ہماری آیتوں سے کچھ تو اس نے بنالیا اس کو

هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ

مذاق یہی لوگ ہیں ان کے لیے ہے عذاب رسوا کن ان کے آگے

جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا

جہنم ہے اور نہیں کام آئے گا ان کے وہ جو انھوں نے کمایا کچھ بھی اور نہ وہ جس کو

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠

انھوں نے بنایا اللہ کے سوا کارساز اور ان کے لیے عذاب ہے بہت بڑا

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اپنے رب کی آیت کے ساتھ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ

ان کے لیے عذاب ہے عذاب نہایت دردناک اللہ وہ ذات ہے جس نے مسخر کر دیا

لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا

تمھارے لیے سمندر کو تاکہ چلیں کشتیاں اس میں اس کے حکم سے اور تاکہ تم تلاش کرو

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا

اس کا فضل اور تاکہ تم شکر کرو اور اس نے مسخر کر دیا تمھارے لیے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے بلاشبہ اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے ان لوگوں سے جو ایمان لائے

يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ

کہ وہ درگزر کریں ان لوگوں سے جو نہیں امید رکھتے اللہ کے ایام (گرفت کے دنوں) کی تاکہ وہ بدلہ دے

قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا

کچھ لوگوں کو ساتھ اس کے جو وہ تھے کماتے جس نے عمل کیا نیک

فَلِنَفْسِهٖ ۖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ

تو (اس کا فائدہ) اسی کے لیے ہے اور جس نے برا کیا تو (اس کا وبال) اسی پر ہے پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اپنے رب ہی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور البتہ تحقیق ہم نے دی بنی اسرائیل کو

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

کتاب اور حکم اور نبوت اور ہم نے رزق دیا ان کو پاکیزہ چیزوں سے

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۖ

اور ہم نے فضیلت دی ان کو جہان والوں پر اور ہم نے دیں ان کو واضح دلیلیں دین کی بابت

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

پھر نہیں انھوں نے اختلاف کیا مگر اس کے بعد کہ آ گیا ان کے پاس علم محض ضد سے

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

آپس کی بلاشبہ آپ کا رب فیصلہ کرے گا ان کے درمیان قیامت کے دن ان چیزوں میں کہ

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ

وہ تھے ان میں اختلاف کرتے پھر ہم نے کر دیا آپ کو ایک طریقے پر دین کے

فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ

سو آپ پیروی کریں اس کی اور نہ پیروی کریں ان لوگوں کی خواہشات کی جو نہیں علم رکھتے بلاشبہ وہ

لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ

ہرگز نہیں کام آئیں گے آپ کے اللہ (کے عذاب) سے کچھ بھی اور بے شک ظالم لوگ

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا

ان کے بعض دوست ہیں بعض کے اور اللہ دوست ہے متقیوں کا یہ (قرآن اس میں)

بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾

بصیرت افروز دلائل ہیں لوگوں کے لیے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ

کیا گمان کر رکھا ہے ان لوگوں نے جنھوں نے ارتکاب کیا برائیوں کا یہ کہ ہم کر دیں گے ان کو

كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ

مانند ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل کیے نیک کہ برابر ہو جائے ان کا جینا

وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

اور ان کا مرنا؟ برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو

بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ

حق کے ساتھ اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر نفس کو اس کے ساتھ جو اس نے کمایا اور وہ

لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

نہیں ظلم کیے جائیں گے کیا پھر آپ نے دیکھا اسے جس نے بنا لیا اپنا معبود اپنی خواہش کو

وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ

اور گمراہ کر دیا اس کو اللہ نے علم کے باوجود اور اس نے مہر لگا دی اس کے کان پر

وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اور اس کے دل پر اور اس نے کر دیا اس کی آنکھ پر پردہ پھر کون ہے جو ہدایت دے اسے

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۚ اَ فَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا هِيَ

اللہ کے بعد؟ کیا پھر نہیں تم نصیحت پکڑتے؟ اور انھوں نے کہا نہیں ہے یہ (زندگی)

اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا

سوائے ہماری دنیاوی زندگی کے ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا ہمیں مگر

الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ اِنْ هُمْ اِلَّا

زمانہ ہی اور نہیں ہے ان کے لیے اس کا کوئی علم نہیں ہیں وہ مگر

يَظُنُّوْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

گمان کرتے اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں اس حال میں کہ وہ واضح ہیں

مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ

تو نہیں ہوتی ان کی دلیل مگر یہی کہ انھوں نے کہا تم لے آؤ ہمارے باپ دادا کو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

تم ہو سچے آپ کہہ دیجیے اللہ ہی زندہ کرتا ہے تم کو پھر وہی مارتا ہے تم کو

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ

پھر وہی جمع کرے گا تمھیں روز قیامت میں نہیں ہے کوئی شک اس میں اور لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

اکثر لوگ نہیں جانتے اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

آسمانوں اور زمین کی اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

خسارے میں رہیں گے باطل پرست اور آپ دیکھیں گے ہر امت کو

جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا الْيَوْمَ

گھٹنوں کے بل (گری ہوئی) ہر امت بلائی جائے گی اپنے نامہ اعمال کی طرف (کہا جائے گا) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ

تم بدلہ دیے جاؤ گے اس کا جو تم تھے عمل کرتے یہ ہماری کتاب ہے یہ بولتی ہے

عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ

تمھاری بابت ٹھیک ٹھیک بلاشبہ ہم تھے لکھواتے جو تم تھے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عمل کرتے پھر لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل کیے نیک

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾

تو داخل کرے گا ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں یہی ہے کامیابی واضح

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

اور لیکن وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا) کیا پھر نہیں تھیں میری آیتیں

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا

تلاوت کی جاتیں تم پر تو تم نے تکبر کیا اور تم تھے مجرم لوگ؟ اور جب

قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ

(تم سے) کہا گیا کہ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت نہیں ہے کوئی شک

فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ

اس (کے آنے) میں تو تم نے کہا نہیں ہم جانتے کیا ہے قیامت؟ نہیں ہم خیال کرتے

اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

مگر ایک گمان ہی اور نہیں ہم (اس کا) یقین کرنے والے اور ظاہر ہو جائیں گی ان کے سامنے

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

برائیاں ان (اعمال) کی جو انھوں نے عمل کیے اور گھیر لے گا ان کو وہ (عذاب) کہ وہ تھے

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا

اس کے ساتھ مذاق کرتے اور کہا جائے گا: آج ہم بھول جائیں گے تمھیں جیسے

نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

تم بھول گئے ملاقات اپنے اس دن کی اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور نہیں ہے تمھارے لیے

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

کوئی مددگار | یہ | بسبب اس کے کہ بیشک تم نے | بنایا | اللہ کی آیتوں کو

هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ

ہنسی مذاق | اور دھوکے میں ڈال دیا تمھیں | دنیا کی زندگی نے | لہٰذا آج | نہ وہ نکالے جائیں گے

مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اس (آگ) سے | اور نہ | ان سے | توبہ کی مطالبہ کیا جائے گا | چنانچہ اللہ ہی کے لیے ہیں | سب تعریفیں

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾

جو رب ہے | آسمانوں کا | اور رب ہے | زمین کا | رب ہے | سارے جہانوں کا

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

اور اسی کے لیے ہے | بڑائی | آسمانوں میں | اور زمین میں | اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع

نہایت غالب | خوب حکمت والا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

# 45

## Upon Their Knees

## *al-Jāthiyah*

A late Makkan *surah*, *al-Jathiyah* is believed to have been revealed immediately after *Sūrah* 44, *al-Dukhān* (JJ). Although some maintain that the entire *surah* is from the Makkan period, others maintain that v 14 is from the Madinan period (Āl, IJ, JJ, Q). The *surah* takes its name from v. 28, which states that on the Day of Judgment *every community* will be *upon its knees* (cf. 19:68). It is also known to some as *al-Sharīʿah*, because it is the only *sūrah* to employ the term *sharīʿah*, which later came to denote Islamic Law. Another name is *al-Dahr* ("Time"), a reference to *al-dahr* in v. 24, which can mean "time," "fate," or "the passage of time." The initial reference to the *revelation of the Book* can be seen as being connected to the second to last verse of the previous *surah*: *We have only made this easy upon thy tongue, that haply they may remember* (44:58; A).

*Al-Jathiyah* contains one of the most explicit and extended Quranic discussions of "the signs of God," enjoining people to reflect upon them and describing the fate that will befall those who deny them. It begins with a discussion of the signs of God in revelation and in the created order and the fate of those who fail to believe in them and understand them (vv. 2–15). A brief mention of the Children of Israel (vv. 16–17) segues into an address to the Prophet Muhammad (vv. 18–19), which is followed by a reiteration of the fate that befalls those who deny God's *insights*, or signs (vv. 20–21). The remainder of the *sūrah* continues the focus upon those who deny God's signs and the Final Judgment (vv. 22–26) and upon the great peril that awaits them on the Day of Judgment (vv. 27–37).

In the Name of God, the Compassionate, the Merciful

1 *Hā. Mīm.* 2 The revelation of the Book from God, the Mighty, the Wise. 3 Truly in the heavens and the earth are signs for believers. 4 And in your creation and in what He has scattered of animals are signs for a people who are certain. 5 And in the variation of the night and the day, and in that which God sends down from the sky as provision whereby He revives the earth after its death, and in the shifting of the winds are signs for a people who understand. 6 These are the signs of God that We recite unto thee in truth. So in what discourse after God and His signs do they believe? 7 Woe unto every sinful liar! 8 He hears the signs of God recited unto him, then persists arrogantly as if he did not hear it. So give him glad tidings of a painful punishment. 9 And when he comes to know aught of Our signs, he takes them in mockery. For them there shall be a humiliating punishment. 10 Beyond them lies Hell. That which they have earned will avail them naught, nor that which they have taken apart from God as protectors; and theirs shall be a great punishment. 11 This is guidance; and those who disbelieve in the signs of their Lord, theirs shall be a painful punishment of torment. 12 God it is Who made the sea subservient unto you, that the ships may sail upon it by His Command, that you may seek His Bounty, and that haply you may give thanks. 13 He made subservient unto you whatsoever is in the heavens and whatsoever is on the earth—all together. Truly in that are signs for a people who reflect. 14 Tell those who believe to forgive those who hope not for the days of God, that He may requite a people for that which they used to earn. 15 Whosoever works righteousness, it is for his own soul. And whosoever commits evil, it is to the detriment thereof. Then unto your Lord shall you be returned. 16 And indeed We gave the Children of Israel the Book, judgment, and prophethood, and We provided them with good things, and We favored them above the worlds. 17 And We

gave them clear proofs from the Command. And they differed not till after knowledge had come unto them, out of envy among themselves. Thy Lord will surely judge between them on the Day of Resurrection regarding that wherein they used to differ. 18 Then We placed thee upon a clear path from the Command; so follow it, and follow not the caprices of those who know not. 19 Truly they will avail you naught against God. And surely the wrongdoers are the protectors of one another, while God is the Protector of the reverent. 20 These are insights for mankind, and guidance and mercy for a people who are certain. 21 Or do those who commit evil deeds suppose that We shall treat them like those who believe and perform righteous deeds equally in their life and in their death? Evil indeed is the judgment they make! " God created the heavens and the earth in truth, and so that every soul may be recompensed for that which it has earned; and they shall not be wronged. 23 Hast thou considered one who takes his caprice as his god, God having led him astray knowingly, and sealed his hearing and his heart and placed a cover upon his sight? Who, then, will guide him after God? Will you not, then, remember? 24 They say, "There is naught but our life in this world. We die and we live, and none destroys us save time." But they have no knowledge thereof. They do naught but conjecture. 25 And when Our signs are recited unto them as clear proofs, their argument is naught but to say, "Bring us our fathers, if you are truthful." 26 Say, "God gives you life; then causes you to die; then He gathers you together on the Day of Resurrection in which there is no doubt. But most of mankind know not." ' Unto God belongs sovereignty over the heavens and the earth. And the Day when the Hour is come—on that Day those who make false claims will have lost, 28 and thou wilt see every community upon its knees. Every community is called to its book: "Today you will be recompensed for that which you used

to do. 29 This Our Book speaks against you with truth. Truly We were recording all that you used to do." 30 As for those who believed and performed righteous deeds, their Lord causes them to enter into His Mercy. That is the manifest triumph. 31 And as for those who disbelieve, were not My signs recited unto you? But you waxed arrogant and were a guilty people. 32 When it was said, "Surely God's Promise is true, and there is no doubt in the Hour," you said, "We do not know what the Hour is. We do naught but conjecture, and we are not certain." 33 The evils of that which they had done will become manifest unto them, and that which they used to mock will beset them. 34 And it will be said, "Today We forget you just as you forgot the meeting with this your Day; your refuge is the Fire and you have no helpers. 35 That is because you took the signs of God in mockery and the life of this world has deluded you." So today they will not be removed from it; nor can they make amends. 36 Unto God be praise, Lord of the heavens and Lord of the earth, Lord of the worlds. 37 His is the Grandeur in the heavens and the earth, and He is the Mighty, the Wise.

## Commentary

### 1 *Ḥā. Mīm.*

1 This *surah* is the sixth in a series of seven *surahs* that open with the Arabic letters *ḥa*ʾ and *mim* and are referred to collectively as the *Ḥawāmim*. The Arabic letters *ḥa*ʾ and *mim* are among the separated letters (*al-muqaṭṭaʿat*) that are found at the beginning of twenty nine *surahs* (see 2:1c) and whose meaning is considered by most commentators to be known only to God. For some possible meanings of the letters *ḥa*ʾ and *mim*, see 40:1c.

***

### 2 The revelation of the Book from God, the Mighty, the Wise.

2 Cf. 39:1; 40:2; 46:2. For the meaning of this verse, see 39:1c; for other possible readings, see 40:2c. That the Quran has come from *the Mighty* alludes to its being

inimitable (*mu'jaz*), overcoming all and not able to be overcome, while its coming from *the Wise* alludes to its comprising *conclusive wisdom* (*ḥikmah balighah*, 54.5) as well as to its being definitive (*muḥkam;* Aj).

***

## ③ Truly in the heavens and the earth are signs for believers.

3 This is one of many verses that call human beings to reflect upon God's signs in the created order, since they are seen as indications of His Oneness (Aj). *Signs* translates *āyāt*, which refers to the verses of the Quran, the natural phenomena in the heavens and on the earth, and the signs within the human soul. The heavens and the earth are filled with *signs for believers* (cf. 6:99, 15 77; 16 79; 27:86 29 24, 44; 30:37; 39:52), *for a people who reflect* (13:3; 30:21, 39 42; 45·13; cf. 10:24), *for a people who hear* (10.67, 16·65; 30:23), *for those who know* (30:22), *for a people who understand* (2:164; 13:4; 16:12, 67; 30.24, 45 5), *for a people who are reverent* (10·6), *for those possessed of intelligence* (20:54, 128), *for the possessors of intellect* (3:190), *for those who possess insight* (3 13) and *for a people who are certain* (45:4; cf. 51·20).

*Signs* (*āyāt*) occurs twelve times in this short *sūrah*, especially in the first section (vv 3–8), where it is used interchangeably as a reference to the wonders of the created order (vv 3–5) and the verses of the Quran (vv 6–8), suggesting a subtle connection between revelation and the created order. This connection has led many Islamic philosophers and mystics to view the created order as "the cosmic Quran" (*al-Qur'ān al-takwīnī*) as distinguished from "the written Quran" (*al-Qur'an al-tadwīnī*). When understood by those with certainty in their hearts, the signs of the created order are said to guide, by their very being (*kawn*), to the One who brought them into being (*al-Mukawwin*, ST). In this vein, al-Ghazzali writes that for those who are masters of their hearts, God makes "every atom in the heavens and the earth speak to them until they hear their celebration and glorification of God . . speaking without letters and without voices" *(Iḥyā' 'ulūm al-dīn, K. al Tawḥid wa 'l-tawakkul).*

***

## ④ And in your creation and in what He has scattered of animals are signs for a people who are certain.

4 Signs *in your creation* refers to all phases of human life, from gestation to growth to the waning of life (IK); for the Quranic discussion of the phases of life, see 16:70c, 22.5–6c, 23.13–14, 30:54, 40 67. *In your creation* can also be understood as an allusion to the manner in which God has honored human beings by endowing them with knowledge and understanding, subordinating the rest of creation to them (Aj) and making them vicegerents upon the earth (see 6 165; 35 39; cf. 2:30). For other references to the signs within human beings, see 41:53c; 51:20–21c.

***

(5) And in the variation of the night and the day, and in that which God sends down from the sky as provision whereby He revives the earth after its death, and in the shifting of the winds are signs for a people who understand.

5 The *variation of the night and the day* (cf. 2:164; 3:190; 10:6; 23:80; 24:44) points to the regularity and rhythm in human life and the impermanent nature of life in this world, which is characterized by finitude. In other verses, the alternation of night and day is presented as a direct reflection of God's Omnipotence, since God makes *the night pass into the day and makes the day pass into the night* (22:61; 31:29; 35:13; 57:6, cf. 3:27; 39:5); see 31:29c. Night and day are also invoked as Divine blessings and mercies for human beings, as in 27.86. *Have they not considered that We made the night that they might rest therein, and the day by which to see? Truly in that are signs for a people who believe* (cf. 6:96–97c; 10:67; 25:47; 40:61).

*The shifting of the winds* alludes to the role of the winds in carrying ships across the sea and in pollinating vegetation (A). In the Quran, *winds* (pl.) is employed to convey Divine Mercy, as in 7:57 and 25:48: *He it is Who sends the winds as glad tidings ahead of His Mercy* (see also 25:48; 27:63; 30:46; 35:9). In contrast, *wind* (sing.) is used in the Quran to express God's Wrath and Punishment (see 3:117; 10.22, 17:69; 22:31, 30:51, 33:9; 41:16; 46:24)

***

(6) These are the signs of God that We recite unto thee in truth. So in what discourse after God and His signs do they believe?

6 In the context of this *surah*, *the signs* that God "recites" refers to the verses of the revealed Book and to the signs of God in the created order (A), both of which are said to come *in truth*, or "through truth"; see 45:22c. In this sense, this verse can be understood to mean, "*In what discourse* other than the *most beautiful discourse* [see 39:23c] and the most evident signs will they believe?" (A). Or it can be understood to mean, "How could they believe in any other discourse after hearing this discourse?" According to another canonical reading, *do they believe* (*yu'minūn*) could be read "do you believe" (*tu'minūn*, Q, Z). Both readings imply that if people cannot believe in these signs, they will not believe in anything of a religious nature.

***

(7) Woe unto every sinful liar!

7 Regarding *woe unto*, see 2:79c. *Liar* translates *affāk*, which indicates those who turn away from the truth and lie to themselves because they are perverted in intellect and judgment; see 29:61c. *Sinner* translates *athīm*, which is an intensive form indicating an inveterate sinner.

(8) He hears the signs of God recited unto him, then persists arrogantly as if he did not hear it. So give him glad tidings of a painful punishment.

8 This verse is reported to have been revealed regarding Naḍr ibn al-Hārith, who would transmit foreign stories, or "discourses," and use them to distract the people from listening to the Quran (Aj, Q, R) Nonetheless, it is understood as a general reference to all who turn away from God's signs when they hear them (Aj). Although such people hear the Quran, it is as if they do not hear, because they are spiritually deaf and thus do not understand, as in 6:25: *Among them are those who listen to thee, but We have placed coverings over their hearts, such that they do not understand, and a deafness in their ears* (cf 2:171; 5:71; 6:25, 39; 8:22; 10:42; 17:46; 18:57; 21:46; 31:7; 41:5, 44; 47:23); see 6:25c. Although *glad tidings* usually indicates the good news of the means to salvation that prophets bring, here as elsewhere (see 3 21, 4:138; 9:3, 34, 31:7; 84:24), it is used with a sense of irony indicating that the hypocrites and disbelievers will receive the *painful punishment* that they seem to "desire."

***

(9) And when he comes to know aught of Our signs, he takes them in mockery. For them there shall be a humiliating punishment.

9 Given the use of *signs* in connection with both the created order and the verses of revelation, this verse can be understood as a reference to those who mock the signs in creation by failing to acknowledge their Divine Origin and their disclosure of God's Reality failing to be grateful for them, and those who mock the revealed signs by denying revelation That they *come to know* some of the signs of God refers to memorizing something of the Quran (IK) or to obtaining a surface knowledge of the Quran or the created world without being able to connect the signs in either of them to their Source. Arrogance toward God's signs implies a personal refusal to believe in them, but mocking them can be seen as a more severe manifestation of disbelief, since it implies actively repudiating God's signs in the presence of other people

***

(10) Beyond them lies Hell. That which they have earned will avail them naught, nor that which they have taken apart from God as protectors; and theirs shall be a great punishment.

10 *Beyond them* translates *min warā'ihim*, which can refer to something that lies in front of or behind them (Aj, Q, R, Z). In this sense it can mean that *Hell* lies before the

disbelievers because they are headed toward it, or that it lies behind them because they have turned away from it and ignore its reality (Aj). In either interpretation, *that which they have earned*, meaning wealth and children (Aj, IK, Q, Ṭ), cannot help them avoid God's Punishment, as in 3:10: *As for those who disbelieve, neither their wealth nor their children will avail them aught against God. And it is they who shall be fuel for the Fire* (cf. 3:116; 58:17). *Protectors* is understood by most to be a reference to the idols and gods that the idolaters worshipped, but who cannot protect them from the *great punishment*, since, as they are warned in 21:98: *You and that which you worship apart from God shall be fuel for Hell. Unto it you shall come.* The term *protectors* can also be understood as a broader reference to everything upon which they rely that is other than God; see 18:102c.

***

11 This is guidance; and those who disbelieve in the signs of their Lord, theirs shall be a painful punishment of torment.

11 *This* Quran (IK, Q, Ṭ, Z), or everything with which the Prophet came (Q), represents complete and perfect guidance (Aj, Z). Although most understand *signs of their Lord* as a direct reference to the verses of the Quran (Ṭ, Z), in the context of this *surah* it can also be understood as a reference to God's signs in the created order. Regarding *a painful punishment of torment*, see 34:5c.

***

12 God it is Who made the sea subservient unto you, that the ships may sail upon it by His Command, that you may seek His Bounty, and that haply you may give thanks.

12 This is one of several verses to refer to seafaring as a blessing from God, see also 2:164; 14.32, 17.66, 22·65; 30.46, 31.31, 35·12; 40.80, 42.32–34c. *Seek His Bounty* refers to the advantages of travel by sea and to the food and precious jewels that can be obtained from the sea (Z).

***

13 He made subservient unto you whatsoever is in the heavens and whatsoever is on the earth—all together. Truly in that are signs for a people who reflect.

13 God has made all things subservient to humanity (cf. 14:33; 22:65; 31:20) insofar as He has made human beings His *vicegerents upon the earth* (6·165; 35·39; cf 2:30); see also 43 12–13c. From a spiritual perspective, when one's heart finds tranquility in God, its Master, one becomes a true servant and everything is made subservient to Him (ST). Seen in this light, this verse serves as an admonition to human beings not to become preoccupied or engrossed with the things of this world to the extent that they forget God,

since they would then serve what was created to serve them rather than serving their true Master. In this vein, a well known saying sometimes said to be a *ḥadīth qudsī* states, "God says, 'O Son of Adam! I created the things [of this world] for you. And I created you for Me. So let not that which I created for you distract you from that for which I created you," meaning do not let serving creation distract you from serving the Creator (Aj). Regarding the reference to aspects of creation as *signs for a people who reflect*, see 13:3; 30:21; 39:42; elsewhere God is said to *expound the signs for a people who reflect* (10:24).

***

14 Tell those who believe to forgive those who hope not for the days of God, that He may requite a people for that which they used to earn.

14 *Those who hope not for the days of God* refers to the disbelievers and hypocrites who neither hope for the reward of the Hereafter nor fear God's Punishment (Q, R). According to some commentators, *those who hope not for the days of God* was revealed on an expedition to the Arab tribe of Banu'l-Muṣṭaliq. The Muslims stopped by a well and ʿAbd Allāh ibn Ubayy, the leader of the hypocrites, sent his slave to get some water. When he came back, he asked him, "What has delayed you?" His slave replied, "The slave of ʿUmar stood at the opening of the well and did not let anyone draw water until he filled up the water skins of the Prophet, Abū Bakr, and his own master." ʿAbd Allāh ibn Ubayy exclaimed, "Our example and the example of these people is as the saying goes: fatten your dog, and he will eat you." By this statement, he was implying that the Prophet, who had come to Madinah as a powerless guest, was cared for by the Madinan population and had now turned against them to bring them harm; see 9:74c. When ʿUmar Ibn al-Khaṭṭāb heard this, he seized his sword, intending to kill ʿAbd Allāh ibn Ubayy, but then God revealed this verse (IJ, Q, R, W). This verse may, however, have already been revealed when this incident occurred, and the Prophet simply recited it to ʿUmar at this time to calm him and maintain the peace.

According to another account, when the verse *Who is it that will lend unto God a goodly loan?* (57:11, cf. 2:245) was revealed, a Jewish man in Madinah by the name of Finhas said, "Muhammad's Lord is in need!" When ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb heard this utterance, he grabbed his sword and went looking for him. So Gabriel went to the Messenger of God and said to him, "Your Lord says to you, '*Tell those who believe to forgive those who hope not for the days of God*.'" The Prophet replied, "No doubt. By Him Who has sent thee with the truth, anger will not show upon my face!" (Q, W). Some maintain that this verse was abrogated, but al-Qurṭubī notes that, if the verse is from the Madinan period, such abrogation is unlikely.

The command to forgive and be gentle with disbelievers and hypocrites can be understood as following from the allusion to the *signs in your creation* (v. 4), since if one reflects upon the signs of God, one will recognize the honor due to all human beings. As al-Rāzī observes, discussions of the nature of the created order in the Quran are often

followed by discussions of virtuous conduct. In this sense, the admonition to *forgive those who hope not for the days of God* can be understood to mean that when one acts in accord with the nature of things, one will forgive others, remembering that one's own faith and understanding are blessings from God, as in 7:43, where the believers are reported to say, *Praise be to God, Who guided us unto this. We would not have been rightly guided, had God not guided us.* In the context of the previous verses, to forgive others is also part of recognizing that the subservience of creation to human beings and the position of being God's vicegerent is a blessing from God, as when the believers are enjoined to say, *Glory be to God, Who made this subservient unto us, though we were not equal to it. Truly unto our Lord do we turn* (43:13–14).

***

15 Whosoever works righteousness, it is for his own soul. And whosoever commits evil, it is to the detriment thereof. Then unto your Lord shall you be returned.

15 For the first two sentences, see 41:46c. In relation to v. 14, the reminder that ultimately everyone will bear the consequences of his or her own actions serves to explain why it is best for the believers to forgive the disbelievers.

***

16 And indeed We gave the Children of Israel the Book, judgment, and prophethood, and We provided them with good things, and We favored them above the worlds.

16 Here *the Book* refers to the Torah, while *judgment* refers to the Israelites' understanding of the Torah (Q), thus to knowledge and wisdom (R). *Good things* refers to the blessings given to the Israelites in this world, such as the wealth of the Egyptians, which they inherited (see 7:137c; 26:59c; 28:5; 44.28), and the manna and quails through which they were sustained in the desert (see 2:57; 7:160; 20:80, R). They are mentioned after *the Book, judgment, and prophethood* to illustrate the superiority of spiritual benefits over those that pertain only to this world (R). That God *favored* the Israelites *above the worlds* (cf. 2:47, 122; 7:140) refers to the blessings mentioned above and is understood as a reference to their being chosen above the other people of their own time (IK, Q, T), see also 5:20c.

***

17 And We gave them clear proofs from the Command. And they differed not till after knowledge had come unto them, out of envy among themselves. Thy Lord will surely judge between them on the Day of Resurrection regarding that wherein they

used to differ.

17 *Clear proofs from the Command* refers generally to unequivocal proofs (IK) and more specifically to clear delineations between what is forbidden and what is permissible (Q) or to the miracles that God gave to Moses as proof of his prophethood (R). Viewed in light of the preceding verse, this phrase most likely refers to Moses and the Children of Israel. But when viewed in light of the subsequent verse, some understand *clear proofs* to mean the indications that God gave the Prophet Muhammad that he would migrate to Madinah and that he would receive help from its people (Q, R). According to this interpretation, that *they differed not till after knowledge had come unto them* (cf. 10:93) refers to the Jews of Madinah who rejected Muhammad's prophethood, and *out of envy among themselves* refers to their being jealous of the Prophet (Q). Their differing after being given knowledge is also interpreted as a more general reference to the manner in which religious communities fracture *out of envy among themselves* (Q); see 2:213; 3:19, 105; 10:93; 23:53, 42:14; 43:63–65; 98:4c. In such instances, it is not knowledge itself that leads them to differ, but the manner in which some seek leadership and advancement through such knowledge and thus to the envy that arises from it (R). Regarding the nature of envy, see 113:5c. Regarding the manner in which religious difference leads to envy, see commentary on 23:53, which speaks of different religious factions, *each party exulting in what it had*. For God judging between them *regarding that wherein they used to differ*, see 2:113; 10:93; 16:124c; 32:25; 39:3.

***

18 Then We placed thee upon a clear path from the Command; so follow it, and follow not the caprices of those who know not.

18 After giving the Israelites gifts (v. 16), God placed the Prophet Muhammad *upon a clear path* like those upon which He had placed the messengers before him (Ṭ). In this context, *clear path* translates *sharīʿah*, which later became the technical term for Islamic Law, though it occurs only this one time in the Quran. Linguistically, *sharīʿah* means a straight, smooth path that leads to water, which in the deserts of Arabia would also have meant a path to salvation from death. In this context it thus appears to indicate a clear path by which God leads people to the truth (Q). The manner in which *sharīʿah* is juxtaposed to *caprices* (*ahwāʾ*; sing. *hawāʾ*) indicates the moral and spiritual implications associated with the term. This is one of several verses to enjoin the Prophet not to acquiesce to the caprices of the People of the Book (see 2:120, 145; 5:48–49; 13:37; 42:15), while elsewhere he is told not to follow the caprices of the disbelievers (cf. 6:56, 150). Regarding the nature of *caprice*, see 45:23c. According to some commentators, this verse was revealed after some of the leaders of the Quraysh called upon the Prophet to return to the religion of his forefathers, maintaining that the forefathers were preferable to him (R).

***

19 Truly they will avail you naught against God. And surely the

wrongdoers are the protectors of one another, while God is the Protector of the reverent.

19 Following upon v. 18, this verse enjoins the Muslims to make no pacts that would compromise the integrity of the Quranic message, as in 68:8–9: *Obey not the deniers. They wish that thou wouldst compromise, so that they would compromise.* Abandoning the potential benefits of protection from other tribes constituted a great risk for the small Muslim community. Nonetheless, 5:51 maintains that *whosoever takes them as protectors, surely he is of them.* The Muslims are thus enjoined to take one another as protectors, as in 9:71: *But the believing men and believing women are protectors of one another, enjoining right and forbidding wrong, performing the prayer, giving the alms, and obeying God and His Messenger. They are those upon whom God will have mercy.* See commentary on 8.72–73.

***

20 These are insights for mankind, and guidance and mercy for a people who are certain.

20 The beginning of this verse is literally, "This is insights," meaning that the Quran is a means by which people gain insight into the truth, are able to distinguish truth from falsehood, and know the path to right guidance (T), because the Quran provides evidence that suffices for the insight of the heart (R); see commentary on 7:203, where the Prophet is told to say, *I only follow that which is revealed unto me from my Lord. These are insights from your Lord, and a guidance and a mercy for a people who believe.* According to some, *these are insights* means "these are signs" (Q, Z). *A people who are certain* refers to those who are certain that the message of the Quran is true (T) or more broadly to those who have belief and certitude in the Unseen (Aj).

***

21 Or do those who commit evil deeds suppose that We shall treat them like those who believe and perform righteous deeds equally in their life and in their death? Evil indeed is the judgment they make!

21 This verse presents a rebuke posed as a question to the disbelievers. As with most such rhetorical questions in the Quran, it is answered elsewhere, since the Quran maintains throughout that *the good and the wicked are not equal* (5.100), see 32.18–19c. Here *equally* renders *sawa'an*, understood as an adverb modifying the verb "treat." In other canonical readings, the term is read *sawā'un* (Q, R, T), in which case the last phrase would be rendered, "equal their life and their death" or "their life and their death being equal" (Q, Z), meaning, "Are the life and death of those who commit evil deeds equal with, or on the same footing as, the life and death of those who believe and perform

righteous deeds?" (Q). In this sense, the verse alludes to the difference between their states in the Hereafter (Z). It could also be understood to mean that the believer and the disbeliever will not be on equal footing in the Hereafter as they appeared to be in this world, since the true difference between them will become manifest in the Hereafter (R).

***

" God created the heavens and the earth in truth, and so that every soul may be recompensed for that which it has earned; and they shall not be wronged.

22 That *God created the heavens and the earth in truth* (cf. 6:73; 16:3, 29:44, 39:5, 64:3) is reiterated in various ways in the Quran (see 10:5; 14:19; 15:85; 30:8; 46:3); see 29:44c, 44:38–39c. In relation to the previous verse, it indicates why the life and death of the believers and those of the disbelievers are not equal. Since all things are balanced in truth, every soul will be recompensed in accord with the good or evil it has done (Q, Ṭs; cf. 3:161; 40:17; 74:38) and *shall not be wronged* (cf. 2:181; 3:25, 161, 16:111, 39:69, 46:19); see 36:54c.

***

Hast thou considered one who takes his caprice as his god, God having led him astray knowingly, and sealed his hearing and his heart and placed a cover upon his sight? Who, then, will guide him after God? Will you not, then, remember?

23 The *caprice* that people are said to take as their god is defined as the inclination of the soul to passion and lust (*shahwah*). The verb from which *caprice* derives, *hawa/yahwi*, means both "to blow" and "to fall or tumble," and when combined with the preposition *bi* means "to overthrow." *Caprice* can thus be said to be something that blows the soul one way and another and overthrows the soul through the calamities of this world, making it tumble into *an abyss* (*al-hāwiyah*, from the same root, *h-w-y;* 101:9) in the Hereafter (Ls). The word *hawa* , meaning *vacant*, from the same root, is also used to describe the vacuity of the hearts of disbelievers on the Day of Judgment (see 14:43). In this vein, the Prophet is reported to have said, "The intelligent person is one who takes his soul to account and works for that which follows death. The inept person is one who allows his soul to follow his caprice, yet hopes for God" (AJ). References to God's misleading or causing to go astray (cf. 13:27, 14:4, 27, 16:93; 22:4, 35:8; 40:34, 74:31) can be understood in light of 2:26, *And He misleads none but the iniquitous*, to mean that going astray is a result of one's own iniquities and not the outcome of arbitrary predestination. Those who are led astray are thus those whose hearts, according to several verses, are "veiled," "covered," or "sealed" so as to prevent spiritual comprehension (see 2:7c; 6:25, 46; 7:100–101; 9:87, 93; 10:74; 16:108; 17:46; 18:57, 101; 30:59; 47:16c; 63:3; 83:14–15).

Regarding the question, *Who, then, will guide him after God?* see commentary on 7:186: *Whomsoever God leads astray no guide has he. And He leaves them to wander confused in their rebellion.* The rhetorical question *Will you not, then, remember?* is one of the Quran's many invitations to reflect upon its parables and proofs or God's signs in order to facilitate spiritual understanding (see, e.g., 11:24, 30; 16:17; 30:8; 37:155; 56:62; 3:191c).

***

24 They say, "There is naught but our life in this world. We die and we live, and none destroys us save time." But they have no knowledge thereof. They do naught but conjecture.

24 Cf. 23:37 *There is naught but our life in this world* refers to the disbelievers' rejection of Resurrection. *We die and we live* refers to the idea that there is only one life and one death with no afterlife, or it means, "Some of us die and some of us live," or "We die and our children live" (Q, R). In pre-Islamic Arabia when hardship befell someone, it was common to say, "Curse the passage of time (*al-dahr*)" (IK). The Prophet enjoined his followers not to do so, saying, "God says, 'The son of Adam vexes Me when he curses time, for I am Time (*Dahr*). In My Hands lies the affair, and it is I Who alternate the day and the night" (IK, Q). This is understood to mean that the alternation of life followed by eventual death, which were attributed to the mere passage of time, are in fact caused by God (Q, R), so when one curses time for one's sufferings, one is in fact cursing God, since He is the Agent behind all that transpires (Q).

The disbelievers' failure to understand the manner in which the passage of time attests to the Omnipotence of God and the meeting with Him is yet another consequence of failing to reflect upon the signs of God. Thus *they have no knowledge thereof* (cf. 43:20). That *they do naught but conjecture* then means that what they do say regarding what follows the life of this world has no foundation, as in 53:28 *Yet they have no knowledge thereof. They follow naught but conjecture; and surely conjecture avails naught against the Truth;* see also 49.12c.

***

25 And when Our signs are recited unto them as clear proofs, their argument is naught but to say, "Bring us our fathers, if you are truthful."

25 *Our signs* here are signs regarding the Resurrection and the recompense that awaits the disbelievers (Q, Ṭ). Since many verses of the Quran attest to the Resurrection and the signs of the created order are often cited as signs of God's ability to resurrect, this verse can be read as a reference to both revelation and creation. That they can only respond by saying, *Bring us our fathers, if you are truthful* (cf. 44:36) illustrates their misunderstanding of Resurrection, since they seek to define it in terms of this world, and

supports the contention that *they do naught but conjecture* (v. 24).

***

(26) Say, "God gives you life; then causes you to die; then He gathers you together on the Day of Resurrection in which there is no doubt. But most of mankind know not."

26 That God gives life and causes death (cf. 2:258; 3:156; 7:158; 9:116; 10:56; 22:6; 23:80; 40:68; 44:8; 53:44; 57:2; 67:2) serves as an answer to the contention that it is only time that destroys (v. 24; Aj), since such claims serve to deny both God and the Resurrection (R). It also answers the disbelievers' challenge to bring forth their fathers (v. 25) by stating that only God has power over their coming and going (Q). *Most of mankind*, meaning humanity in general or the disbelievers in particular, *know not* (cf. 7:187; 16:75, 101; 21:24; 27:61; 30:30; 31:25; 34:36; 39:29; 40:57) about God's ability to resurrect and the wisdom in delaying resurrection, due to their opposition to reflection (Aj).

***

' Unto God belongs sovereignty over the heavens and the earth. And the Day when the Hour is come—on that Day those who make false claims will have lost,

27 *Unto God belongs sovereignty over the heavens and the earth* (3:189; 5:17, 18; 24:42; 48:14) indicates that He created and rules over all things (Q). *Those who make false claims* (*al-mubṭilūn*) comes from the verb *abṭala/yubṭilu*, "to make a false [or vain] claim," "to try to disprove the truth of something," "to try to reduce something to nothing," or "to prove something to be null and void, unfounded, false, or spurious" (*Tāj al-ʿarūs; Lisān al-ʿarab*). In this sense it describes the disbelievers, who on the Day of Judgment *will have lost* their souls (see 6:12, 20; 7:53; 11:21; 23:103) as well as their families (39:15; 42:45).

***

(28) and thou wilt see every community upon its knees. Every community is called to its book: "Today you will be recompensed for that which you used to do.

(29) This Our Book speaks against you with truth. Truly We were recording all that you used to do."

28–29 On the Day of Judgment, each religious community will be gathered in ranks (see 18:48c) with its members upon their knees for the Reckoning before God (Ṭ) due to the shame of that day (Q, Ṭ). Some say that this fate is particular to the disbelievers (Q);

others say it applies to believers and disbelievers alike when they are awaiting the Reckoning before God (Q). According to another canonical reading, this verse could be rendered, "Thou wilt see every community upon its knees, every community called to its book" (Q). In either reading, *book* is used in the singular to indicate the individual books in which each person's deeds are recorded by the angels upon God's Command (see 86:4; commentary on 43:80; 82:10–12; Aj, Q, R, Z) or the *Preserved Tablet* (85:22; Q), upon which all of God's Commands and Decrees are said to have been written.

The address is spoken by the angels who were tasked with recording the deeds of human beings (R, Z) or by God (Q). That the book *speaks against* human beings means that it testifies to their deeds (Q, R). When the book speaks or testifies, *thou wilt see the guilty fearful of what is in it. And they will say, "Oh, woe unto us! What a book this is! It leaves out nothing, small or great, save that it has taken account thereof." And they find present [therein] whatsoever they did* (18:49). In relation to a famous saying of the Prophet, "The Quran is a proof, either for you or against you," this verse could also be understood as a reference to the Quran.

***

(30) As for those who believed and performed righteous deeds, their Lord causes them to enter into His Mercy. That is the manifest triumph.

30 Here God's *Mercy* is understood as a reference to the Garden (Q, Z), the attainment of which is also referred to as *the manifest triumph* in over a dozen verses; for the blessings of Paradise, see commentary on 5:119; 44:51–57.

***

(31) And as for those who disbelieve, were not My signs recited unto you? But you waxed arrogant and were a guilty people.

31 *Were not My signs recited unto you* is a rebuke that pertains to witnessing the signs both in the created order (see commentary on 45:3–6) and in revelation. With regard to the latter, it recalls 39:71, where the keepers of Hell say to the disbelievers, *Did not messengers from among you come to you, reciting unto you the signs of your Lord and warning you of the meeting with this your Day?* (cf. 40:50).

***

(32) When it was said, "Surely God's Promise is true, and there is no doubt in the Hour," you said, "We do not know what the Hour is. We do naught but conjecture, and we are not certain."

32 That *God's Promise is true* (cf. 4:122; 10:4, 55; 18:21; 28:13; 31:33; 35:5; 40:55,

77; 46:17) pertains to the end of time, here referred to as *the Hour*, to the return to God, and to the Promise of both Heaven and Hell, all of which the disbelievers deny. The reply of the disbelievers, *We do not know what the Hour is*, is understood to mean, "We do not know if it is true or not" (Q), or simply, "We do not know if it is coming" (T), implying that they see no need to prepare for it. Regarding the nature of *conjecture*, see 49:12c; 53:28c.

***

(33) The evils of that which they had done will become manifest unto them, and that which they used to mock will beset them.

33 *And that which they used to mock will beset them*, or "close in upon them" (cf. 6:10; 11:8; 16:34; 21:41; 39:48; 40:83; 46:26) indicates that the punishment the disbelievers receive is a direct result of their own iniquity, since *God does not wrong human beings in the least, but rather human beings wrong themselves* (10:44).

***

(34) And it will be said, "Today We forget you just as you forgot the meeting with this your Day; your refuge is the Fire and you have no helpers.

34 This is one of several verses that speak of the disbelievers being forgotten (see 7:51; 9:67; 20:126; 32:14; 59:19), which is understood to mean that they have been abandoned by God (Q). That they *forgot the meeting with* God means both that they did not think of it and that they did not prepare for it (Q). For the consequence of forgetting God and the meeting with Him, see commentary on 7:51 and 59:19: *And be not like those who forget God, such that He makes them forget their souls.*

***

(35) That is because you took the signs of God in mockery and the life of this world has deluded you." So today they will not be removed from it; nor can they make amends.

35 When the signs of revelation and the signs in creation are not understood, *the life of this world is naught but the enjoyment of delusion* (3:185; 57:20; cf. 6:70, 130; 31:33; 35:5), yet *the enjoyment of the life of this world, compared with the Hereafter, is but a little* (9:38; cf. 4:77; 13:26; 40:39). As the disbelievers had ample opportunity to remember God in this world, once they have been shown the truth of the signs that they used to mock and the reality of their evil deeds in the Hereafter, they will no longer have any opportunity to make amends, since their conduct has demonstrated that *even if they were sent back, they would return to the very thing they had been forbidden* (6:28); see 6:27–28c; 23:100; 32:12c; 35:37.

(36) Unto God be praise, Lord of the heavens and Lord of the earth, Lord of the worlds.

(37) His is the Grandeur in the heavens and the earth, and He is the Mighty, the Wise.

36–37 According to another canonical reading, v. 36 could be rendered, "Unto God be praise. He is the Lord of the heavens …" (Q). In either reading, *unto God be praise* is understood as an injunction to praise God (Aj), while *His is the Grandeur* or "unto Him is the Grandeur" is an injunction to magnify God, since the effects of His Grandeur and Greatness are manifest in all things (Aj). In this sense, the mention of God's Grandeur harkens back to the call to reflect upon God's signs *in the heavens and the earth* in vv. 3–6.

While the reference to God as *the Mighty, the Wise* in v. 2 refers to God's Reality in relation to revelation, here it refers to God's Reality in relation to creation, thus alluding to the manner in which both kinds of signs are said to come from Him *in truth*, or "for the truth" (for verses regarding revelation *in truth*, see 2:176, 213, 252; 3:3, 108; 4:105; 5:48; 6:114; 17:105; for those regarding creation *in truth*, see 6:73; 10:5; 14:19; 15:85; 16:3; 29:44c; 30:8; 39:5; 44:38–39c, 45:22; 46:3; 64:3). The bracketing of this *sūrah* with these two references thus highlights the discussion of God's signs in revelation and creation that runs throughout this *sūrah*.

حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ بشارت فرمائی ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہنستا مسکراتا اور شگفتہ رکھے جو میرے فرمان کو سنے، یاد کرے اور بغیر کسی تغیر و تبدل کے اسے آگے پہنچائے۔